حجّ المُسلمین

ضعیف و موضوع حدیثوں سے پاک
حج اور عُمرہ کا طریقہ

* * *

جماعت المُسلمین

حج المسلمین

ضعیف و موضوع حدیثوں سے پاک
حج اور عُمرہ کا طریقہ

* * *

جماعت المسلمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست

نمبر	عنوان	صفحہ
۱۔	مقدمہ	۱
۲۔	چند اصطلاحات کی تشریح	۸
۳۔	حج کی قسمیں	۱۵
۴۔	حج اور عمرہ کے فضائل	۱۷
۵۔	عمرہ کا طریقہ	۲۱
۶۔	حج کا طریقہ	۵۶
۷۔	متفرق مسائل	۱۰۴
۸۔	حالت احرام میں کونسی چیزیں حرام ہیں	۱۰۶
۹۔	قیام منیٰ اور رمی	۱۲۴
۱۰۔	قربانی	۱۲۷
۱۱۔	حج بدل	۱۳۱
۱۲۔	اذیت ماہانہ اور نفاس	۱۳۴

کاتب .. .. عبدالحفیظ
اشاعت .. .. ثالث
سال طباعت .. .. .. ۱۴۰۷ھ (مطابق ۱۹۸۶ء)
تعداد ۱۰۰۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدّمہ

عرب کے شہر مکّہ معظّمہ کو منجملہ اور بہت سی فضیلتوں کے ایک بہت بڑا شرف یہ حاصِل ہے کہ اسی شہر میں بیت اللہ شریف (یعنی کعبۂ) واقع ہے جو دُنیا میں اللہ کا سب سے پہلا گھر ہے۔ جس کی بُنیاد حضرت آدم علیہ السّلام نے رکھی۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے اسے از سرِ نو تعمیر فرمایا اور اللہ تعالیٰ کے آخری رسُول حضرت محمد مصطفٰے صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اسے بتوں سے

پاک کر کے اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ کی عبادت کا مرکز قرار دیا۔

مِسلمین دُنیا میں کہیں رہتے ہوں ، وہ بیت اللہ کی سمت رُخ کر کے نمازیں ادا کرتے ہیں۔ استطاعت ہونے کی صورت میں ہر مسلم پر زندگی میں ایک مرتبہ بیت اللہ کا حج فرض ہے۔

حج اسلام کا پانچواں اہم رُکن ہے۔ یہ ہر سال ذی الحجہ کے مہینہ میں ادا کیا جاتا ہے۔ حج کے اندر ہمارے لئے بے شمار دینی اور دُنیوی فوائد پوشیدہ ہیں۔ ان میں سے بہت سے فائدے ہمارے علم میں ہیں۔ ان کے علاوہ بہت سے فائدے ایسے بھی ہوں گے جن کو اللہ ہی خوب جانتا ہے۔ یہاں مختصر طور پر اتنا بتانا کافی ہوگا کہ حج ہماری جسمانی اور رُوحانی تربیت اور تزکیہ

نفس کی ایک مکمّل اور جامع مشق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو مسلم اس تربیت میں کامیاب ہو جائے اُس کے لئے خوشخبری ہے کہ وہ گناہوں سے اِس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے ایک نوزائیدہ بچہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

دَورانِ حج تمام مسلمین بلا امتیازِ نسل و رنگ اور بلا امتیازِ امیر و غریب ایک جیسے لباس میں اللہ کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں۔ تمام ظاہری فرق مٹا کر سب اللہ کے سامنے اپنی عاجزی کا اظہار کرتے ہیں۔ کبھی دیوانہ وار کوئے حبیب میں دوڑتے ہیں اور کبھی اُس کے گھر کے گرد چکّر لگاتے ہیں۔ کبھی محبوبِ حقیقی کی یاد میں صحرانوردی کرتے ہیں اور کبھی انتہائی والہانہ انداز میں اس کا نام لے لے کر کنکریاں پھینکتے ہیں، کبھی اُس کے

در پر جبہہ سائی کرتے ہیں تو کبھی اُس کی دہلیز کے پتھر کو چُوم لیتے ہیں۔ غرض یہ کہ مکمل وارفتگی اور خودسپردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ہمہ اوقات مختلف عبادات اور ذکرِ الٰہی میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں۔ اور ہر قسم کی بُرائی اور گناہ سے دُور رہتے ہیں۔ یہ ایک زبردست عملی تربیت ہے۔ اگر تمام مناسکِ حج خلوصِ نیّت اور تقوے کے ساتھ ادا کیے جائیں تو ممکن نہیں کہ اس تربیت کا اثر بعد کی زندگی میں ظاہر نہ ہو۔

مکہ معظمہ میں اللہ تعالیٰ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام، اللہ تعالیٰ کے ذبیح حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اللہ تعالیٰ کے حبیب محمد رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی یادگاریں جابجا پائی جاتی ہیں۔ ہم ہر نماز میں اللہ سے دُعا کرتے ہیں کہ ہمیں اُن لوگوں کے راستہ پر چلا جن پر تو نے اپنا انعام فرمایا ہے۔ حج

کے دَوران ہم اس بات کا عملی ثبوت پیش کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کی راہ ہم کو کتنی عزیز ہے۔ وہاں سُنّتِ ابراہیمی اور سُنّتِ مصطفوی اور دیگر انبیاء علیہم السّلام کی پَیروی ہمارے پیشِ نظر ہوتی ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ حجرِ اسود ایک پتّھر ہے جو نفع پہنچا سکتا ہے نہ نقصان پہنچا سکتا ہے لیکن ہمارے محبوب نے اسے بوسہ دیا ہے اس لئے ہم بھی اسے بوسہ دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے بندوں سے انتہائی عقیدت و محبّت اور اُن کے احترام کے باوجود ہم عبادت صرف اللہ اکیلے کی کرتے ہیں۔ حج اور اُس کے مناسک صرف اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں۔ بَیتُ اللہ کے علاوہ کِسی اور کے گھر کا قصد کرنا، اس کا طواف کرنا یا اُس کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھنا وغیرہ وغیرہ

شرک ہے۔ اللہ کے برگزیدہ بندوں کی زندگی میں ہمارے لئے یہ سبق ہے کہ ہمیں بھی اپنی زندگی اطاعت الٰہی میں اسی طرح وقف کر دینی چاہیئے جیسے ان لوگوں نے کی اور اُن کی دی ہوئی تعلیم کے مُطابق ہماری نماز، ہماری قربانی اور ہماری زندگی اور مَوت سب اللہ اکیلے کیلئے ہو جو ربّ العالمین ہے۔ فلسفۂ حج کی رُوح بھی یہی جذبۂ جاں سپاری ہے۔

یہ کتاب جو آپ کے ہاتھوں میں ہے اس میں حج کا مسنون طریقہ صحیح احادیث کی روشنی میں تحریر کیا گیا ہے۔ تمام مسلمین کو چاہیئے کہ مسنون طریقوں پر عمل کریں اور بدعات سے اجتناب کریں، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں وہی عمل مقبول ہے جو سُنّتِ نبویؐ کے مُطابق ہو۔ اللہ کے رسُولؐ میں ہمارے لئے اچھا نمونہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سُنّت پر عمل کرنے اور سُنّت کے مُطابق حج کرنے کی سعادت نصیب فرمائے اور ہمارے اعمال کو قبول فرمائے ۔ آمین

شعبہ نشرواشاعت
جماعت المسلمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چند اصطلاحات کی تشریح

حج :۔ مقررہ تاریخوں میں کعبہ کا طواف ، منٰی میں قیام عرفات و مزدلفہ میں وقوف اور چند دوسرے ارکان کے مجموعہ کو حج کہتے ہیں ۔

عمرہ :۔ کعبہ کا طواف ، صفا و مروہ کے درمیان سعی ، اور بالوں کے منڈوانے یا کتروانے کو عمرہ کہتے ہیں ، عمرہ کے لئے کوئی دن یا تاریخ مقرر نہیں ہے ۔ البتہ رمضان میں عمرہ کرنے کا ثواب حج کے برابر ہوتا ہے (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

کعبہ :۔ کعبہ ایک چوکور عمارت ہے ، یہی ہمارا قبلہ ہے ۔ اسی کی طرف منہ کرکے ہم نماز ادا کرتے ہیں ، اسی کا

طواف کرتے ہیں۔

طواف :۔ کعبہ کے گرد سات چکر لگانے اور اسکے بعد مقام ابراہیم پر دو رکعت پڑھنے کو ایک طواف کہتے ہیں۔

حجرِ اَسود :۔ یہ ایک سیاہ پتھر ہے جو کعبہ کے ایک کونہ میں باہر کی جانب لگا ہوا ہے۔ اسی پتھر کو چومتے ہیں۔ اسی سے طواف کی ابتدا ہوتی ہے اور اسی پر طواف ختم ہوتا ہے۔

رُکن یمانی :۔ کعبہ کے دوسرے کونہ میں باہر کی جانب ایک پتھر لگا ہوا ہے اسے رُکنِ یمانی کہتے ہیں۔ طواف کے ہر چکر میں اسے ہاتھ لگاتے ہیں۔

صفا اور مروہ :۔ یہ دو پہاڑ ہیں، ان ہی دو پہاڑوں کی وادی میں کعبہ واقع ہے۔

سعی :۔ صفا اور مروہ کے درمیان سات مرتبہ تیزی سے چلنے کو سعی کہتے ہیں۔ سعی کی ابتدا صفا سے ہوتی ہے اور

اختتام مروہ پر ہوتا ہے۔

اِحرام :۔ وہ لباس ہے جو عمرہ یا حج کرنے کے لئے پہنا جاتا ہے۔

تَلْبِیَہ:۔ لبّیک پڑھنے کو تلبیہ کہتے ہیں۔

رَمَل :۔ طواف کرتے وقت تیزی سے اکڑ کر چلنے کو رَمَل کہتے ہیں۔

اضطباع :۔ رَمَل کرتے وقت چادر کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر دایاں کندھا کھولنے کو اضطباع کہتے ہیں۔

میقات :۔ وہ مقام ہے جہاں سے عمرہ یا حج کا احرام باندھا جاتا ہے۔

حطیم :۔ کعبہ کے متصل ایک جگہ کا نام ہے۔ یہ پہلے کعبہ میں شامل تھی۔ ایامِ جاہلیت میں قریش نے کعبہ کو از سرِ نو تعمیر کرتے وقت روپیہ کی کمی کے باعث اسے کعبہ میں شامل نہیں کیا۔ یہ جگہ کعبہ میں شمار کی

جاتی ہے اور اسی لئے اس کا بھی طواف کیا جاتا ہے، مندرجہ ذیل نقشہ میں حجر اسود، حطیم اور رُکن یمانی دکھلائے گئے ہیں۔ تیروں کے نشان سے طواف کرنے کا طریقہ بھی بتایا گیا ہے۔

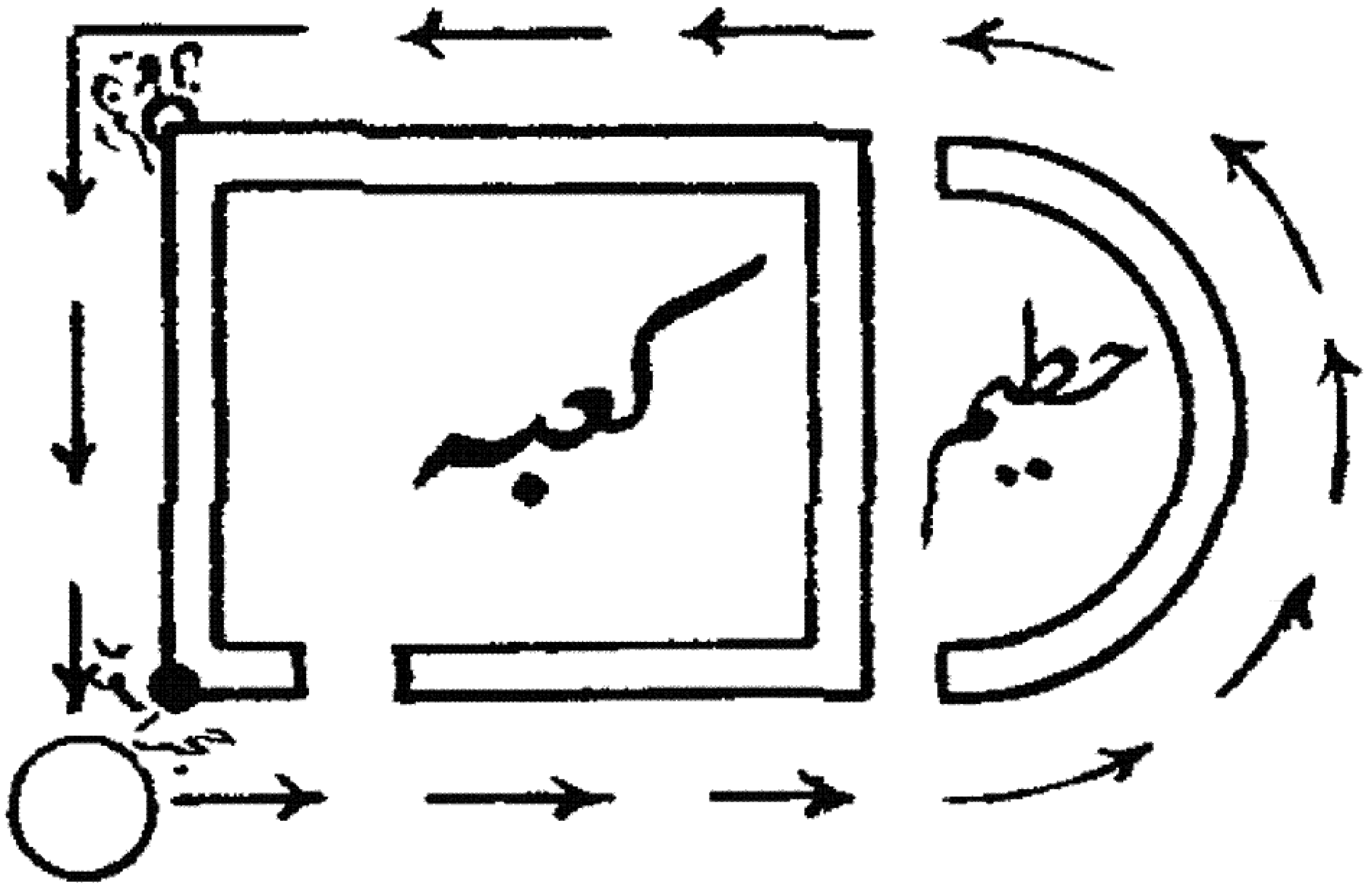

یومِ ترویہ:۔ ۸، ذی الحجہ کو یومِ تَروِیَہ کہتے ہیں۔

عرفہ:۔ ۹، ذی الحجہ کو عرفہ کہتے ہیں۔

یوم النَّحر:۔ دس ذی الحجہ کو یوم النحر کہتے ہیں۔

مِنیٰ:۔ مکّہ معظّمہ سے تین چار میل کے فاصلہ پر ایک پہاڑی علاقہ ہے اسے منیٰ کہتے ہیں۔

عرفات :۔ ایک میدانی علاقہ ہے۔ یہ مِنیٰ سے تقریباً آٹھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ عرفہ کے دن یہاں قیام کرنا ہوتا ہے

مُزدَلِفہ :۔ منیٰ اور عرفات کے درمیان یہ ایک مقام کا نام ہے جو منیٰ سے تقریباً دو میل کے فاصلہ پر ہے۔

مَشْعرِ حرام :۔ مزدلفہ میں ایک مقام کا نام ہے۔

رَمی :۔ کنکری پھینکنے کو رمی کہتے ہیں۔

جَمرَہ :۔ وہ پتھر جس پر کنکریاں ماری جاتی ہیں۔

جمرات تین ہیں، اور یہ تینوں منیٰ اور مکہ معظمہ کے درمیان واقع ہیں۔ منیٰ کے سب سے زیادہ قریب جو جمرہ ہے اُسے جمرۂ دُنیا کہتے ہیں۔ اس کے بعد جو جمرہ آتا ہے اُسے جمرۂ وُسطیٰ کہتے ہیں اور جو منیٰ سے سب سے زیادہ فاصلہ پر ہے اُسے جمرۂ عَقَبہ کہتے ہیں۔

یہی وہ تین مقامات ہیں جہاں شیطان، حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے آیا تھا

اور اُنھوں نے اُس کو کنکریاں ماری تھیں۔ آجکل بھی ان تینوں مقامات پر کنکریاں ماری جاتی ہیں لیکن یہ کنکریاں شیطان کو نہیں ماری جاتیں اور نہ ان تینوں مقامات کو شیطان کہا جاتا ہے۔ آجکل کنکریاں صرف حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عمل کی نقل اور پیروی کی نیّت سے ماری جاتی ہیں۔

وقوف :۔ عرفات اور مزدلفہ میں ٹھہرنا اور ذکرِ الٰہی میں مصروف رہنا۔

طوافِ اِفاضہ :۔ دسؔ ذی الحجہ کو قربانی کرنے کے بعد جو طواف کیا جاتا ہے اُسے طوافِ افاضہ کہتے ہیں، یہ حج کا بڑا اہم رکن ہے۔

طوافِ وداع :۔ مکّہ معظّمہ سے واپس ہوتے وقت جو طواف کیا جاتا ہے اُسے طواف وداع کہتے ہیں۔

مقامِ ابراہیمؑ :۔ یہ وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت

ابراہیم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے کعبہ کی تعمیر کی تھی۔

مُلْتَزَمْ :۔ بابِ کعبہ اور حجرِ اسود کے درمیانی حصّہ کو ملتزم کہتے ہیں۔

◆

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حج کی قِسمیں

حج بشرطِ استطاعت، زندگی میں ایک مرتبہ فرض ہے۔

حج کی تین قِسمیں ہیں۔

① حجِّ اِفراد: یعنی صرف حج کرنا۔

② حجِّ قِران: یعنی حج کے لئے قربانی کا جانور ساتھ لے کر جانا، پھر عُمرہ کر کے احرام نہ اُتارنا بلکہ اُسی احرام سے حج ادا کرنا۔

③ حجِّ تمتّع: یعنی حج کے لئے قربانی کا جانور ساتھ لیکر نہ جانا، عُمرہ کرکے احرام اُتار دینا اور حج کے لئے دوسرا احرام باندھنا۔

رسُولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ہجرت کے بعد صرف

ایک حج کیا۔ اس حج کو حجۃ الوداع کہتے ہیں۔ کیونکہ رسُولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے گئے تھے اس لئے آپؐ نے حجِ قِران کیا تھا لیکن آپؐ نے یہ فرمایا تھا:۔

لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ	جس بات کا علم مجھے بعد میں ہوا اگر
أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ	پہلے ہو جاتا تو میں قربانی کا جانور
مَا أَهْدَيْتُ وَلَوْلَا أَنَّ	ساتھ لیکر نہ آتا اور اگر میرے ساتھ
مَعِيَ الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ[1]	قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں بھی

احرام اُتار دیتا۔

کیونکہ رسُولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حجِ تمتّع کو اپنے اور جمیع مسلمین کے لئے پسند فرمایا اور اس کی تمنّا کی اور حجِ تمتّع نہ کرسکنے پر افسوس کا اظہار کیا لہٰذا تمام مسلمین کو حجِ تمتّع ہی کرنا چاہیئے البتہ اہلِ مکہ کو حجِ تمتّع نہ کرنا چاہیے۔[2]

---

[1] صحیح بخاری کتاب المناسک باب تقضی الحائض المناسک کلّہا الّا الطواف بالبیت عن جابرؓ ورد فی مسلم نحوہٗ فی کتاب الحج باب حجۃ النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم۔

[2] سُورۃ البقرۃ۔ ۱۹٦

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حج اور عمرہ کے فضائل

۱۔ جو شخص محض اللہ تعالٰی کی رضا کے لئے حج کرے اور اس میں نہ کوئی بے حیائی کی بات کرے اور نہ اللہ تعالٰی کی نافرمانی کرے تو وہ اس حالت میں لوٹتا ہے کہ جس حالت میں وہ اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اُسے جَنا تھا (یعنی گناہوں سے پاک ہوجاتا ہے) [1]

۲۔ عورتوں کے لئے بہترین جہاد حجِ مبرور ہے [2]

(نوٹ: حج مبرور اس حج کو کہتے ہیں جو نیکیوں سے بھرپور ہو)

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حج للہ فلم یرفث ولم یفسق رجع کیوم ولدتہ امہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب فضل الحج المبرور جزء ۲ ص ۱۶۴ وصحیح مسلم کتاب الحج باب فی فضل الحج والعمرۃ جزء اول ص ۵۶۶ واللفظ للبخاری)

[2] عن عائشۃ رض انہا قالت یا رسول اللہ نری الجہاد افضل العمل افلا نجاہد قال لٰکن افضل الجہاد حج مبرور (صحیح بخاری کتاب المناسک باب فضل الحج المبرور جزء ۲ ص ۱۶۴

۳۔ ایمان اور جہاد کے بعد حج مبرور کا بڑا درجہ ہے[1]

۴۔ حج مبرور کا کوئی صلہ نہیں سوائے جنّت کے[2]

۵۔ عرفہ کے دن سے زیادہ کسی اور دن اللہ تعالیٰ بندوں کو دوزخ سے آزاد نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ قریب ہو جاتا ہے اور فرشتوں کے سامنے ان پر فخر کرتا ہے پھر فرماتا ہے: ان لوگوں کا کیا مقصد ہے؟[3]

---

[1] سُئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الاعمال افضل قال ایمان باللہ ورسولہ قیل ثم ماذا قال جہاد فی سبیل اللہ قیل ثم ماذا قال حج مبرور (صحیح بخاری کتاب المناسک باب فضل الحج المبرور جزء، ۲ ص ۱۶۴)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والحج المبرور لیس لہ جزاء الا الجنۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک ابواب العمرۃ باب وجوب العمرۃ وفضلہا جزء، ۳ ص ۲ وصحیح مسلم کتاب الحج باب فی فضل الحج والعمرۃ جزء، اول ص ۵۶۶)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من یوم اکثر من ان یعتق اللہ فیہ عبداً من النار من یوم عرفۃ وانہ لیدنو ثم یباھی بھم الملٰئکۃ فیقول ما اراد ھؤلاء (صحیح مسلم کتاب الحج باب فی فضل الحج والعمرۃ ویوم عرفۃ جزء اول ص ۵۶۶)

پے درپے حج اور عمرہ کرنا فقر اور گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح بھٹّی لوہے، سونے اور چاندی کے میل کو دور کر دیتی ہے[1]

حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالےٰ کا وفد ہوتے ہیں یعنی اللہ تعالےٰ سے ملاقات کرنے والے ہوتے ہیں[2]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تابعوا بین الحج والعمرة فانهما ينفيان الفقر والذنوب كما ينفي الكير خبث الحديد والذهب والفضة (رواه الترمذي وصححه، كتاب الحج باب ما جاء في ثواب الحج والعمرة جزء اول ص۱۸۲)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفد اللہ ثلاثة الغازي والحاج والمعتمر (رواه ابن خزيمة وسنده صحيح - ابن خزيمة جزء۴ ص۱۳۰)

دو عمروں کے درمیانی مدّت کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں[1]

رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے[2]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العمرة الی العمرة کفارة لما بینہما (صحیح بخاری کتاب المناسک بواب العمرة باب وجوب العمرة جزء ۳ ص۲ وصحیح مسلم کتاب الحج باب فی فضل الحج والعمرة جزء اول ص۵۶۶)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عمرة فی رمضان حجة او نحوا مما قال (صحیح بخاری کتاب المناسک ابواب العمرة باب عمرة فی رمضان جزء ۳ ص۴ وصحیح مسلم کتاب الحج باب فضل العمرة فی رمضان جزء اول ص۵۲۸)

حجِ تمتُّع

عُمرہ

جب حج کے لئے روانہ ہو تو زادِ راہ ساتھ لے [1]

جب حج تمتّع کی نیّت سے روانہ ہو تو قربانی کا جانور ساتھ نہ لے [2]

گھر سے روانہ ہونے سے پہلے بے خوشبو کا تیل لگائے [3]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالےٰ : وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی (البقرۃ ـ ۱۹۷)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو استقبلت من امری ما استدبرت ما أھدیت (صحیح بخاری کتاب المناسک باب تقضی الحائض المناسک کلھا الا الطواف جزء ۲ ص ۱۹۶ وصحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص ۳۹۱ واللفظ للبخاری)

[3] کان ابن عمر رضی اللہ عنہما اذا اراد الخروج الی مکۃ ادھن بدھن لیس لہ رائحۃ طیبۃ ...... ثم قال ھکذا رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یفعل (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الاھلال مستقبل القبلۃ جزء ۲ ص ۱۷۱)

پھر سواری پر بیٹھ کر تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور یہ دُعا پڑھے:

سُبْحَانَ الَّذِىْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِىْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى۔ اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِى السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِى الْاَهْلِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْٓءِ الْمُنْقَلَبِ فِى الْمَالِ وَالْاَهْلِ۝

{پاک ہے وہ ذات جس نے اس (سواری) کو ہمارے قابو میں کر دیا حالانکہ ہم اس کو قابو میں نہ لا سکتے تھے، اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اے اللہ ہم اس سفر

میں تجھ سے نیکی اور تقوے کا سوال کرتے ہیں اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جو تو پسند کرے، اے اللہ ہم پر یہ سفر آسان کر دے اور اس کی دُوری کو لپیٹ دے۔ اے اللہ تو سفر میں (ہمارا) ساتھی ہے اور ہمارے اہل و عیال میں خلیفہ ہے۔ اے اللہ میں سفر کی تکلیف سے، بُرے منظر سے اور اہل و عیال میں بُرے وقت سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں[1]}

---

[1] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استوٰی علی بعیرہ خارجا الی سفر کبر ثلثا ثم قال سبحان الذی سخر لنا ھٰذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون ... ... الخ (صحیح مسلم کتاب الحج باب ما یقول اذا رکب الی سفر جزء اول ص ۵۶۲)

اِحرام اِحرام اُس لباس کو کہتے ہیں جو عُمرہ یا حج کرنے کے لئے پہنا جاتا ہے۔ جو شخص اِحرام پہن لیتا ہے اُسے مُحْرِم کہتے ہیں۔ اِحرام مقررہ مقامات پر پہنا جاتا ہے۔ ان مقامات میں سے ہر مقام کو میقات کہتے ہیں۔ اہلِ مدینہ کا میقات ذوالحُلَیْفَہ، اہلِ نجد کا قَرْنُ المَنَازِل، اہلِ شام کا جُحْفَہ اور اہلِ یمن کا میقات یَلَمْلَمْ ہے۔[1]

---

[1] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت لاھل المدینۃ ذاالحلیفۃ ولاھل الشام الجحفۃ ولاھل نجد قرن المنازل ولاھل الیمن یلملم (صحیح بخاری کتاب المناسک باب مہل اھل مکۃ للحج والعمرۃ جزء ۲ صـ ۱۶۵ وصحیح مسلم کتاب الحج باب مواقیت الحج والعمرۃ جزء اول صـ ۳۸۳)

اہلِ عراق کا میقات ذاتِ عرق [1] اور اہلِ مصر کا میقات جُحفَہ ہے [2]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مهل اهل العراق من ذات عرق (صحیح مسلم عن جابر کتاب الحج باب مواقیت الحج والعمرة جزء اول ص۳۸۵) وقد ثبت الجزم برفع الحدیث فی روایة البیهقی $\frac{۵}{۲۷}$ وسنده صحیح۔ حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم للالبانی ص۴۷ وروی الطحاوی $\frac{۱}{۳۶۰}$ بسند صحیح عن ابن عمر (حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم للالبانی ص۴۷) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقت لاهل العراق ذات عرق (ابوداؤد عن عائشة رض $\frac{۱}{۲۵۰}$ سکت عنه ابوداؤد والمنذری ورواته ثقات۔ نیل الاوطار ۴/۲۵۲)

[2] عن عائشة الصدیقة رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقت .... لاهل الشام ومصر الجحفة (سنن نسائی کتاب الحج باب میقات اهل مصر $\frac{۲}{۴}$۔ سنده صحیح۔ الحواشی الجدیدة ترجمه حمید۔ حاشیة النسائی جزء ۲ ص۷)

جو لوگ اِن میقاتوں اور مکّہ معظّمہ کے درمیان رہتے ہوں وہ اپنی ہی بستی سے احرام پہن لیں، مکّہ معظّمہ کے رہنے والے مکّہ معظّمہ ہی سے اِحرام باندھیں، اور جو لوگ مذکورہ بالا مقامات کے علاوہ کسی اور مقام کے رہنے والے ہوں وہ اُس میقات سے اِحرام باندھیں جو اُن کے راستہ میں آئے۔[1]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فھن لھن ولمن اتی علیھن من غیر اھلھن ممن کان یرید الحج والعمرۃ فمن کان دونھن فمن اھلہ حتی ان اھل مکۃ یھلون فیھا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب مھل من کان دون المواقیت جزء ۲ صـ ۱۶۶ وصحیح مسلم کتاب الحج باب مواقیت الحج والعمرۃ جزء اوّل صـ ۲۸۳)

میقات پر پہنچنے کے بعد سر کو خطمی للعہ وغیرہ سے دھوئے اور

سر میں کچھ تیل ڈالے [1]

پھر نہائے [2]

للعہ خطمی ایک قسم کا گلابی پھولوں والا پودا ہے جو دلدل والے مقامات پر اُگتا ہے۔

[1] عن عائشۃ الصدیقۃ رض کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یحرم غسل رأسہ بخطمی وأشنان ودھنہ بشیء من زیت غیر کثیر (رواہ البزار وسندہ حسن۔ مجمع الزوائد جزء ۳ ص ۲۱۷)

[2] عن ابن عمر رض قال من السنۃ ان یغتسل الرجل اذا اراد ان یحرم (رواہ الحاکم وصححہ ھو والذھبی۔ المستدرک جزء اول ص ۴۴۷)

اگر بدن پر ایسی خوشبو لگی ہوئی ہو جس میں زعفران شامل ہو تو اُسے تین مرتبہ دھو ڈالے[1]

---

[1] ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو بالجعرانۃ وعلیہ جبۃ وعلیہ اثر الخلوق او قال صفرۃ ..... فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخلع عنک الجبۃ واغسل اثر الخلوق عنک (وفی روایۃ فاغسلہ ثلاث مرات) [صحیح بخاری کتاب المناسک باب غسل الخلوق ثلاث مرات من الثیاب جزء ۲ صفحہ ۱۶۷ وباب یفعل فی العمرۃ ما یفعل فی الحج جزء ۳ صفحہ ۶ و ۷ وصحیح مسلم کتاب الحج باب ما یباح للمحرم بحج او عمرۃ جزء اول صفحہ ۳۸۲ و صفحہ ۳۸۳]

پھر بہترین خوشبو جو میسر ہو سر اور ڈاڑھی میں لگائے۔[1]

---

[1] عن عائشة الصديقة رضـ قالت كنت اطيب رسول الله صلى الله عليه وسلم لاحرامه حين يحرم (وفي رواية لمسلم كنت اطيب رسول الله صلى الله عليه وسلم باطيب ما اقدر عليه قبل ان يحرم ثم يحرم) وفي رواية كاني انظر الى وبيص الطيب في مفارق رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو محرم (صحيح بخاري كتاب المناسك باب الطيب عند الاحرام جزء ۲ صـ ۱۶۸ وصحيح مسلم كتاب الحج باب الطيب عند الاحرام جزء اول صـ ۳۸۷ و صـ ۳۸۸ واللفظ للبخاري) عن عائشة رضـ كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان يحرم يتطيب بأطيب ما يجد ثم أرى وبيص الدهن في رأسه ولحيته بعد ذلك (صحيح مسلم كتاب الحج باب الطيب للمحرم جزء اول صـ ۳۸۹)

پھر مرد کو چاہیئے کہ ایسی دو چادریں لے جن میں زعفران سے مرکب کوئی خوشبو لگی ہوئی نہ ہو۔ پھر وہ ان دو چادروں کا احرام باندھ لے یعنی ایک چادر اوڑھ لے اور ایک چادر کا تہ بند باندھ لے[1]

---

[1] انطلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ بعد ما ترجل وادھن ولبس ازارہٗ ورداءہٗ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ما یلبس المحرم من الثیاب جز ۲ ص ۱۶۹) ان رجلاً اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو بالجعرانۃ وعلیہ جبۃ وعلیہ اثر الخلوق او قال صفرۃ (وفی روایۃ لمسلم علیہ جبۃ صوف متضمخ بطیب) (وفی روایۃ لمسلم علیہ جبۃ وعلیھا خلوق او قال اثر صفرۃ ..... فقال اخلع عنک جبتک (صحیح بخاری کتاب المناسک باب یفعل فی العمرۃ ما یفعل فی الحج جز ۳، ص ۶ و ۷ وصحیح مسلم کتاب الحج باب ما یباح للمحرم جز اول ص ۳۸۲ و ص ۳۸۳)

جوتیاں پہن لے لیکن دو چادروں کے علاوہ کوئی کپڑا نہ پہنے، نہ عمامہ باندھے، نہ ٹوپی اوڑھے، نہ موزے پہنے[1]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یلبس القمص ولا العمائم ولا السراویلات ولا البرانس ولا الخفاف الا احد لا یجد نعلین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ما یلبس المحرم جزء ۲ ص۱۶۵ وصحیح مسلم کتاب الحج باب ما یباح للمحرم جزء اوّل ص۳۸۱)

عورت زیور اور ہر قسم کا لباس پہن سکتی ہے [1] لیکن چہرے پر نقاب نہ ڈالے اور ہاتھوں میں دستانے نہ پہنے [2] مرد اور عورت دونوں میں سے کوئی بھی زعفران اور ورس [للعه] میں رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے [3]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولتلبس بعد ذلك ما احبت من الوان الثیاب معصفرا او خزا او حلیاً او سراویل او قمیصاً او خفاً (ابوداؤد کتاب الحج باب ما یلبس المحرم ۱/۲۶۱ وسندہ صحیح۔ المستدرک ۱/۴۸۶)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنتقب المرأۃ المحرمۃ ولا تلبس القفازین (صحیح بخاری کتاب المناسك باب ماینھی من الطیب للمحرم جزء ۳ ص ۱۹)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا تلبسوا شیئاً مسہ الزعفران ولا الورس (صحیح بخاری کتاب المناسك باب ماینھی من الطیب للمحرم جزء ۳ ص ۱۹ وصحیح مسلم کتاب الحج باب ما یباح للمحرم بحج او عمرۃ جزء اول ص ۴۸۱)

[للعه] ورس زرد رنگ کی ایک گھاس ہے۔

حالتِ احرام میں اگر سر اور ڈاڑھی میں خوشبو کی چمک یا رنگ دکھائی دے یا سر اور ڈاڑھی سے خوشبو کی مہک آتی رہے تو کوئی حرج نہیں [1]

---

[1] قالت عائشۃ رض كانی انظر الی وبیص الطیب فی مفارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح بخاری کتاب المناسك باب الطیب عند الاحرام ۲/۱۶۸ و صحیح مسلم کتاب الحج باب الطیب عند الاحرام جزء اول ص ۴۸۷) قالت عائشۃ رض ثم أری وبیص الدھن فی رأسہ ولحیتہ بعد ذلك (صحیح مسلم کتاب الحج باب الطیب عند الاحرام جزء اول ص ۴۸۹) عن عائشۃ قالت کنت اطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم یطوف علی نسائہ ثم یصبح محرما ینضخ طیبا (صحیح مسلم کتاب الحج باب الطیب عند الاحرام جزء اول ص ۴۸۹)

احرام باندھتے ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، سُبْحَانَ اللّٰہِ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے[1]

---

[1] ثم رکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی استوت بہ علے البیداء حمد اللہ وسبح وکبر ثم اہل بحج وعمرۃ وفی روایۃ فجعل یہلل ویسبح (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التحمید..... قبل الاہلال جزء ۲ ص ۱۷۱ و باب نحر البدن قائمۃ جزء ۲ ص ۲۱)

پھر قبلہ کی طرف مُنہ کر کے لَبَّیْكَ کہے[1]

یعنی یہ الفاظ کہے

لَبَّیْكَ، اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ بِالْعُمْرَةِ[2]

(میں حاضر ہوں۔ اے اللہ، میں عُمرہ کے لئے حاضر ہوں)

یا

دو بار یہ الفاظ کہے:۔

لَبَّیْكَ عُمْرَةً[3]

---

[1] ان ابن عمر کان اذا اتی ذا الحلیفۃ امر براحلتہ فرحلت ثم صلی الغداۃ ثم رکب حتی اذا استوت بہ استقبل القبلۃ قائما ثم یلبی ۔۔۔۔ فزعم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعل ذلک (سنن بیہقی کتاب الحج باب استقبال القبلۃ عند الاحرام جزء ۵ ص ۹ وسندہ صحیح۔ مناسک الحج والعمرۃ للالبانی ص ۱۴)

[2] قال جابر نحن نقول لبیک اللّٰھم لبیک بالحج فامرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعلناھا عمرۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من لبّٰی بالحج وسماہ جزء ۲ ص ۱۲۶)

[3] عن انس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھل بھما جمیعا لبیک عمرۃ وحجّا لبیک عمرۃً وحجّا (صحیح مسلم کتاب الحج باب اھلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھدیہ جزء اول ص ۲۳۶)

تلبیہ پھر بلند آواز سے مسلسل تلبیہ پڑھتا رہے۔

تلبیہ یہ ہے [1]

لَبَّيْكَ ، اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ ،
لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، اِنَّ الْحَمْدَ
وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكَ ،
لَا شَرِيْكَ لَكَ

(میں حاضر ہوں ، اے اللہ میں حاضر ہوں ، میں حاضر ہوں ، تیرا کوئی شریک نہیں ، میں حاضر ہوں ۔ بیشک ہر قسم کی حمد اور خوبی تیرے لئے ہے اور بادشاہت بھی تیرے لئے ہے ۔ تیرا کوئی شریک نہیں)

---

[1] قال ابن عمران تلبیة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیك اللھم لبیك ..... الخ (صحیح بخاری کتاب المناسك باب التلبیة جزء ۲ ص ۱۴۰ وصحیح مسلم کتاب الحج باب التلبیة جزء اول ص ۸۴۵) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتانی جبریل علیہ السلام فامرنی ان امر اصحابی ومن معی ان یرفعوا اصواتھم بالاھلال (ابوداود باب کیف التلبیة ۱/۲۵۹ والترمذی ۱/۲۵۹ وصحہ الترمذی والالبانی ۔ مناسك الحج للالبانی ص ۱۵)

کبھی کبھی یہ لَبَّیْک بھی کہے [1]

لَبَّیْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّیْكَ

(میں حاضر ہوں۔ اے الٰہِ برحق میں حاضر ہوں)

لبّیک پڑھنا اَدْنی الحرم تک یعنی حرم کے قریب پہنچنے تک جاری رکھے، حرم کے قریب پہنچکر لبّیک پڑھنا بند کر دے [2]

---

[1] ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال فی تلبیتہ لبّیك الٰہ الحق لبّیك (ابن ماجۃ کتاب الحج باب التلبیۃ جزء ۲ ص ۲۱۶ - سندہ صحیح - فتح الباری ۴/۱۵۲ وبلوغ ۱۱/۱۷۷)

[2] کان ابن عمر رضی اللّٰہ عنہما اذا دخل ادنی الحرم امسك عن التلبیۃ .... ویحدث ان نبی اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان یفعل ذلك (صحیح بخاری کتاب المناسك باب الاغتسال عند دخول مکۃ جزء ۲ ص ۱۷۷)

جب "ذی طوٰی" مقام پر پہنچے تو وہاں قیام کرے اور ایک رات وہاں گذارے ، پھر صبح کو نمازِ فجر کے بعد غسل کرے۔[1]

---

[1] کان ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما اذا دخل ادنی الحرم امسک عن التلبیۃ ثم یبیت بذی طوی ثم یصلی بہ الصبح ویغتسل ویحدث ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلک (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الاغتسال عند دخول مکۃ جزء ۲ ص۲۱۲ وصحیح مسلم باب استحباب المبیت بذی طوی جزء اول ص۵۲۹)

پھر اُسی دن [1]
بوقتِ صبح [2]
بلندی کی طرف سے یعنی بَطحاء میں داخل ہوکر ثنیۃ الوداع
اور کداء سے ہوتا ہوا مکّہ معظّمہ میں داخل ہوئے [3]

---

[1] ان ابن عمر کان لایقدم مکۃ الا بات بذی طوی حتی یصبح و یغتسل ثم یدخل مکۃ نہارًا و یذکر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ فعلہ (صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب المبیت بذی طوی جزء اول ص ۵۲۹)

[2] بات النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذی طوی حتی اصبح ثم دخل مکۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب دخول مکّۃ نہارًا او لیلاً جزء ۲ ص ۱۷۷) ثم یدخل مکۃ ضحیً (احمد، سندہ صحیح - بلوغ جزء ۱۲ ص ۳۴ و ص ۹۶)

[3] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاء الی مکّۃ دخل من اعلاھا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من این یخرج جزء ۲ ص ۱۷۸ و صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب دخول مکۃ من الثنیۃ العلیا جزء اول ص ۵۲۹) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ من کداء من الثنیۃ العلیا بالبطحاء (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من این یخرج من مکۃ جزء ۲ ص ۱۷۸)

طوافِ کعبہ

مکہ معظمہ پہنچکر وضو کرے[1]

پھر حجرِ اسود کے پاس آئے[2] اور

بِسۡمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَکۡبَرُ کہے[3]

---

[1] ان اول شیء بدأ به حین قدم النبی صلی اللہ علیه وسلم انه توضأ ثم طاف (صحیح بخاری کتاب المناسك باب من طاف بالبیت اذا قدم مکة وصحیح مسلم کتاب الحج باب مایلزم من طاف بالبیت وسعی جزء اول ص۵۲۲)

[2] قال جابر حتی اذا اتینا البیت معه استلم الرکن (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجة النبی صلی اللہ علیه وسلم جزء اول ص۵۱) عن ابی ہریرة قال فدخل رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم مکة فاقبل الحجر فاستلمه (ابوداؤد کتاب الحج باب فی رفع الید اذا رای البیت جز اول ص۲۶۵ وسنده صحیح)

[3] قال ابن عمر رض ثم یدخل مکة ضحیً فیأتی البیت فیستلم الحجر ویقول باسم اللہ واللہ اکبر (مسند امام احمد وسنده صحیح - بلوغ جزء ۱۲ ص۴ و ص۶۷)

پھر حجرِ اسود کو بوسہ دے، اگر بوسہ دینا ممکن نہ ہو تو حجرِ اسود کو ہاتھ لگائے، پھر ہاتھ کو بوسہ دے[1]

اگر ہاتھ لگانا بھی ممکن نہ ہو تو کسی چھڑی سے حجرِ اسود کو چھوئے[2] اور چھڑی کا بوسہ لے[3]

---

[1] عن ابن عمر رأيت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستلمہ ویقبّلہ (صحیح بخاری کتاب المناسك باب تقبیل الحجر جزء ۲ ص ۱۸۶) قال نافع رأیت ابن عمر یستلم الحجر بیدہ ثم قبّل یدہٗ وقال ماترکتہ منذ رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ (صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب استلام الرکنین الیمانیین جزء اول ص ۵۳۲)

[2] عن ابن عباس طاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع علی بعیر یستلم الرکن بمحجن (صحیح بخاری کتاب المناسك باب استلام الرکن بالمحجن جزء ۲ ص ۱۸۵ وصحیح مسلم کتاب الحج باب جواز الطواف علی بعیر جزء اول ص ۵۳۳)

[3] عن ابی الطفیل رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یطوف بالبیت ویستلم الرکن بمحجن ویقبّل المحجن (صحیح مسلم کتاب الحج باب جواز الطواف علی بعیر جزء اول ص ۵۳۳)

اگر حجرِ اسود کو چھڑی لگانا بھی ممکن نہ ہو تو کسی چیز سے حجرِ اسود کی طرف اشارہ کرے[1]

پھر چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لے (اسے اِضطِباع کہتے ہیں) داہنا کندھا کھُلا رہے اور بایاں کندھا ڈھکا رہے[2]

---

[1] طاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی بعیر کلما اتی الرکن اشار الیہ بشیء کان عندہٗ وکبر (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التکبیر عند الرکن جزء ۲ ص ۱۸۶)

[2] عن یعلیٰ رضؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم طاف بالبیت مضطبعاً وعلیہ برد (ترمذی کتاب الحج باب ماجاء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم طاف مضطبعاً۔ سندہ صحیح۔ جزء اول ص ۲۶)

پھر کعبہ کا طواف کرے۔ طواف داہنی طرف سے شروع کرے، طواف کے وقت کعبہ بائیں طرف ہو۔ حجرِ اسود سے رُکنِ یمانی تک دَوڑ کر اور اکڑ کر چلے (اِسے رَمَل کہتے ہیں) رُکنِ یمانی پر پہنچکر اُسے ہاتھ لگائے[1]

---

[1] عن جابر رض لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ دخل المسجد فاستلم الحجر ثم مضی علی یمینہ (ترمذی کتاب الحج باب ماجاء کیف الطواف وسندہ صحیح۔ جزء اول ص ۲۶۶) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا طاف بالبیت الطواف الاول یخب ثلاثۃ اطواف ویمشی اربعۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من طاف بالبیت اذ قدم مکۃ جزء ۲ ص ۱۸۷ وصحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب الرمل فی الطواف جزء اول ص ۵۳) قال ابن عمر رض ماترکت استلام ھذین الرکنین فی شدۃ ولا رخاء منذ رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستلمھما (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الرمل فی الحج والعمرۃ جزء ۲ ص ۱۸۵ وصحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب استلام الرکنین جزء اول ص ۵۳۲)

پھر معمولی چال سے حجرِ اسود کی طرف روانہ ہو۔[1]

رُکنِ یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان یہ دُعا پڑھے۔[2]

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

{اے ہمارے رب ہمیں دُنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا}

---

[1] امرھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یرملوا ثلاثۃ اشواط ویمشوا ما بین الرکنین (صحیح بخاری کتاب المغازی باب عمرۃ القضاء جزء ۵ ص ۱۸۱ وصحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب الرمل فی الطواف جزء اول ص ۵۳۱ واللفظ لمسلم)

[2] عن عبد اللہ بن السائب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ بین الرکن الیمانی والحجر ربنا اٰتنا فی الدنیا..... الخ (رواہ احمد وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۲ ص ۶۷)

پھر حجرِ اسود پر پہنچکر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور اُس کا بوسہ لے[۱] یا ہاتھ لگاکر ہاتھ کا بوسہ لے یا چھڑی لگاکر چھڑی کا بوسہ لے[۲] یا کسی چیز سے اس کی طرف اشارہ کرے[۳]

---

[۱] کلما اتی (النبی صلی اللہ علیہ وسلم) الی الرکن اشار الیہ لشیٔ کان عندہٗ وکبر (صحیح بخاری کتاب المناسك باب التکبیر عند الرکن جزء ۲ ص۱۸۶) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایدع ان یستلم الرکن الیمانی والحجر الاسود فی کل طوفۃ (ابوداؤد کتاب الحج باب استلام الارکان جزء اول ص۲۶۵ وسندہ حسن وروی نحوہ ابن خزیمۃ وسندہ حسن ۴/۲۱۶)

[۲] قال نافع رأیت ابن عمر یستلم الحجر بیدہ ثم قبل یدہٗ وقال ماترکتہ منذ رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ (صحیح مسلم کتاب الحج باب استلام الرکنین الیمانیین جزء اول ص۵۳۲) عن ابی الطفیل رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یطوف بالبیت ویستلم الرکن بمحجن ویقبل المحجن (صحیح مسلم کتاب الحج باب جواز الطواف علی بعیر جزء اول ص۵۱۳)

[۳] عن ابن عباس طاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالبیت علی بعیر کلما اتی الرکن اشار الیہ بشیٔ کان عندہ (صحیح بخاری کتاب المناسك باب التکبیر عند الرکن جزء ۲ ص۱۸۶)

پھر دو۲ چکر اور اسی طرح لگائے۔ یعنی پہلے تین۳ چکروں میں رَمَل کرے۔

پھر چار۴ چکر معمولی چال سے لگائے[1] باقی تمام افعال ہر چکر میں اُسی طرح کرے جس طرح پہلے چکر میں کئے تھے، البتہ ان چار۴ چکروں میں سیدھا کندھا بھی ڈھانک لے۔ سیدھا کندھا کھولنا صرف رَمَل کے ساتھ مخصوص ہے[2]۔

---

[1] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا طاف بالبیت الطواف الاول یخب ثلاثۃ اطواف ویمشی اربعۃ (صحیح بخاری باب من طاف بالبیت اذا قدم مکۃ جزء ۲ ص ۱۸۶ وصحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب الرمل فی الطواف جزء اول ص ۵۳) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا طاف فی الحج والعمرۃ اول مایقدم سعی ثلاثۃ اطواف ومشی اربعۃ (صحیح بخاری کتاب المناسك باب من طاف بالبیت اذا قدم مکۃ جزء ۲ ص ۱۸۶ وصحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب الرمل فی الطواف جزء اول ص ۵۳ واللفظ للبخاری)

[2] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ اعتمروا من الجعرانۃ فرملوا بالبیت وجعلوا اردیتھم تحت اباطھم قد قذفوھا علی عواتقھم الیسریٰ (ابوداؤد کتاب الحج باب الاضطباع فی الطواف جزء اول ص ۲۶۶ ۔ رجالہ رجال الصحیح ۔ نیل ۵/۲۲ سندہ صحیح)

جب سات چکر پورے ہو جائیں تو مقامِ ابراہیمؑ پر آئے اور یہ پڑھے :-

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى[1]

{اور مقامِ ابراہیمؑ کو مصلّٰی بناؤ}

پھر مقامِ ابراہیمؑ کو اپنے اور کعبہ کے درمیان کرلے۔[2]

پھر دو رکعت نماز پڑھے۔[3]

---

[1] ثم نفذ الی مقام ابراہیم علیہ السلام فقرأ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۵۱۱)

[2] فجعل المقام بینہ و بین البیت (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۵۱۱)

[3] عن ابن عمرؓ قال ثم سجد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) سجدتین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من طاف بالبیت اذا قدم مکۃ جزء ۲ ص۱۸۷ و صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب الرمل فی الطواف جزء اول ص۵۳)

اِن رکعتوں میں سورۂ قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد پھر حجرِ اسود کا بوسہ لے (یا ہاتھ یا چھڑی اُس کو لگا کر ہاتھ یا چھڑی کا بوسہ لے یا کسی چیز سے اُس کی طرف اشارہ کرے) [1]

پھر چاہِ زمزم پر جائے۔ زمزم کا پانی پیئے اور کچھ پانی اپنے سر پر ڈالے [2]

---

[1] کان (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) یقرأ فی الرکعتین قل ھو اللہ احد وقل یاایھا الکفرون ثم رجع الی الرکن فاستلمہ (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۵۱) ثم صلی رکعتین قرأ فیھما قل یاایھا الکفرون وقل ھو اللہ احد (سنن بیہقی کتاب الحج باب رکعتی الطواف جزء ۵ ص۹۱ سندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۲ ص۷۲)

[2] ثم ذھب (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) الی زمزم فشرب منھا وصب علی رأسہ (مسند احمد۔ سندہ جید۔ بلوغ جزء ۱۲ ص۷۳)

صَفا و مَروہ کی سعی

پھر بابِ صَفا سے نکل کر کوہِ صفا کی طرف جائے[1]

جب کوہِ صفا کے قریب پہنچے تو یہ پڑھے :۔

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ

{بے شک صَفا اور مَروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں}

پھر یہ کہے :۔

أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ

{مَیں اُسی سے شروع کرتا ہوں جس سے اللہ نے شروع کیا ہے}

پھر صَفا پر چڑھے یہاں تک کہ کعبہ نظر آنے لگے، پھر کعبہ کی طرف مُنہ کرے[2]

---

[1] ثم خرج من الباب الی الصفا (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۵۱۱)

[2] فلما دنا من الصفا قرأ ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ، ابدأ بما بدأ اللہ بہ فبدأ بالصفا فرقی علیہ حتی رأی البیت فاستقبل القبلۃ (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۵۱۱)

پھر دونوں ہاتھ اُٹھائے۔[1]

پھر اللہ کی توحید بیان کرے، یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وغیرہ پڑھے، پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے پھر یہ پڑھے:۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ، اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ

---

[1] ثم اتی الصفا فعلاہ حیث ینظر الی البیت فرفع یدیہ فجعل یذکر اللہ عز وجل ما شاء ان یذکرہ ویدعوہ (ابوداؤد کتاب الحج باب رفع الیدین اذا رأی البیت جزء اول ص ۲۶۵ وسندہ صحیح)

{نہیں کوئی حاکم و معبود سوائے اللہ اکیلے کے، اُس کا کوئی شریک نہیں بادشاہت اُسی کی ہے اور ہر قسم کی تعریف بھی اُسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ نہیں کوئی معبود و مشکل کشا سوائے اللہ اکیلے کے۔ اُس نے اپنا وعدہ پورا کر دیا، اپنے بندے کی مدد کی اور تمام لشکروں کو اُس نے اکیلے ہی شکست دی}

پھر دُعا کرے۔ دُعا کے بعد پھر ان ہی کلمات کو پڑھ کر دُعا کرے۔ تیسری مرتبہ پھر ان کلمات حمد و توحید کو پڑھے اور دُعا کرے[1]

---

[1] فوحد اللہ وکبرہ وقال لا الہ الا اللہ وحدہٗ ...... الخ ثم دعا بین ذلک قال مثل ھذا ثلاث مرات (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۵۱۱)

پھر صَفا سے اُترے اور مَروہ کی طرف چلے۔ جب وادی کے بطن میں پہنچے تو دَوڑے[1] جب بطنِ وادی گذر جائے تو دَوڑنا بند کر دے۔ بطنِ وادی کے علاوہ باقی راستہ میں کبھی آہستہ آہستہ چلے اور کبھی تیزی سے چلے[2] صه

---

[1] ثم نزل الی المروة حتی اذا انصبّت قدماه فی بطن الوادی سعی (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۵۱۱) عن ابن عمرؓ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسعی بطن المسیل اذا طاف بین الصفا والمروة (صحیح بخاری کتاب کتاب المناسك باب من طاف بالبیت اذا قدم مکة جزء ۲ ص۱۸۷)

[2] قال ابن عمر لئن سعیت فقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسعی ولئن مشیتہ فقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمشی (ترمذی کتاب الحج باب ما جاء بین الصفا والمروة۔ صحیح الترمذی۔ جزء اول ص۲۶۸)

صه صفا و مَروہ کے درمیان سعی کرتے وقت کسی دُعاء کا پڑھنا مرفوعًا ثابت نہیں البتہ حضرت ابن عمرؓ اور حضرت عبد اللہ مسعودؓ سے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ پڑھنا مروی ہے (رواهما ابن ابی شیبة باسناد بن صحیحین وروی الطبرانی مرفوعاً بسند ضعیف۔ مناسك الحج للالبانی ص۲۶)

جب مَرْوَہ پر چڑھے تو آہستہ آہستہ چڑھے۔ جب مَرْوَہ کی چوٹی پر پہنچ جائے تو بالکل اُسی طرح کرے جس طرح صفا پر کیا تھا۔ یہ ایک چکّر ہوا۔ اس کے بعد اسی طریقہ سے مروہ[۲] سے صفا جائے۔ یہ دوسرا چکّر ہوا۔ پھر اسی طرح صفا[۳] سے مروہ، پھر مروہ[۴] سے صفا، پھر صفا[۵] سے مروہ، پھر مروہ[۶] سے صفا، پھر صفا[۷] سے مروہ جائے۔ آخری چکر مروہ پر ختم ہو[1]

ہر مرتبہ صفا اور مروہ پر چڑھ کر اُسی طرح حمد و توحید بیان کرے اور دعاء کرے جس طرح ابتداء میں صفا پر کی تھی[2]

---

[1] حتی اذا صعدتا (قدماہ) مشی حتی اتی المروة ففعل علی المروة کما فعل علی الصفا حتی اذا کان آخر طوافہ علی المروة (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۵۱۱) فطاف بین الصفا والمروة سعیاً (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ما جاء فی السعی بین الصفا والمروة جزء ۲ ص۱۹۵)

[2] فیکبر سبع مرارًا ثلاثا یکبر ثم یقول لآ الہ الا اللہ۔۔۔۔ الخ (مسند امام احمد بلوغ الامانی جزء ۱۲ ص۵ وسندہ صحیح)

بال مُنڈوانا یا کتروانا پھر سر کے بال مُنڈوا دے۔ یا کتروا دے۔ پھر احرام اُتار دے۔[1]

---

[1] عن جابرؓ امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصحابہ ان یجعلوہ عمرۃ ویطوفوا ثم یقصروا ویحلوا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب تقضی الحائض المناسک کلھا الا الطواف جزء ۲ صـ۱۹۶) عن ابن عباسؓ لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ امر اصحابہ ان یطوفوا بالبیت وبالصفا والمروۃ ثم یحلوا ویحلقوا ویقصروا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب تقصیر المتمتع بعد العمرۃ جزء ۲ صـ۲۱۴) عن ابن عمر قال فلما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ قال للناس من لم یکن منکم اھدی فلیطف بالبیت وبالصفا والمروۃ ولیقصر ولیحلل (صحیح مسلم کتاب الحج باب وجوب الدم علی المتمتع جزء اول صـ۵۱۸)

عورتیں بال نہ منڈوائیں بلکہ تھوڑے سے بال کتروا دیں۔[1] احرام اتارنے کے بعد احرام کی تمام پابندیاں ختم ہوجاتی ہیں۔[2]

---

[1] عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی النساء الحلق انما علی النساء التقصیر (ابوداؤد کتاب الحج باب الحلق والتقصیر جزء اول ص ۲۷۹ ۔ سندہ حسن ۔ نیل الاوطار جزء ۵ ص ۶)

[2] قالوا یا رسول اللہ ای الحل قال حل کلہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التمتع والاقران والافراد جزء ۲ ص ۱۷۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احلوا من احرامکم بطواف البیت وبین الصفا والمروۃ وقصروا ثم اقیموا حلالا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التمتع والاقران والافراد جزء ۲ ص ۱۷۶)

حج

۷، ذوالحجہ کو امیر خطبہ دے اور مناسکِ حج کی تعلیم دے۔ [1]

میقات حج تمتع کرنے والوں کے لئے مکہ معظمہ ہی میقات ہے۔ یہ لوگ مکہ معظمہ ہی میں حج کا احرام باندھیں [2]

---

[1] اذا کان قبل الترویۃ بیوم خطب الناس فاخبرھم بمناسلك (رواہ الحاکم وسندہ صحیح، جزء اول ص۴۶۱)

[2] عن جابر رضؓ امرنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما أحللنا ان نحرم اذا توجھنا الی منی قال فأھللنا من الأبطح (صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وجوہ الاحرام جزء اول ص۵۰۸)

احرام حج کے لئے احرام کے تمام مسائل وہی ہیں جو عمرہ کے عنوان کے تحت بیان کر دئے گئے ہیں۔

۸، ذی الحجہ (یوم ترویہ)

۸، ذی الحجہ کو[1] زوال کے بعد حج کا احرام باندھے۔[2]

---

[1] عن جابر رضـ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا کان یوم الترویۃ فأھلوا بالحج (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التمتع والاقران والافراد جزء ۲ صـ۱۷۶ وصحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وجوہ الاحرام جزء اول صـ۹۰۱) فلما کان یوم الترویہ ورُحنا الی منی اھللنا بالحج (صحیح مسلم عن ابی سعید رضـ کتاب الحج باب التقصیر فی العمرۃ جزء اول صـ۵۲۶)

[2] امرنا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) عشیۃ الترویۃ ان نہل بالحج (رواہ البخاری تعلیقاً کتاب المناسک باب قول اللہ تعالےٰ ذلک لمن لم یکن اھلہ حاضری المسجد الحرام جزء ۲ صـ۱۷۶ ورواہ الاسمٰعیلی موصولاً۔ فتح الباری۔ سندہ صحیح) ثم اھللنا من العشی بالحج (صحیح مسلم باب ما یلزم من طاف بالبیت وسعی جزء اول صـ۵۲۳)

پھر اِس طرح کہے :-

لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ بِالْحَجِّ [1]

{مَیں حاضر ہوں۔ اے اللہ مَیں حج کے لئے حاضر ہوں}

یا دو مرتبہ یہ کہے :-

لَبَّیْكَ حَجًّا [2]

پھر یہ کہے :-

اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ حَجَّةٌ لَا رِيَاءٌ فِيْهَا وَلَا سُمْعَةٌ [3]

(اے اللہ یہ حج ہے جس میں نہ ریاکاری ہے اور نہ نام ونمود)

---

[1] عن جابر قدمنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نقول لبیك اللهم لبیك بالحج (صحیح بخاری کتاب المناسك باب من لبّٰی بالحج وسماه جزء ۲ ص ۱۷۶)

[2] عن انس سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھل بھما جمیعا لبیك عمرة وحجا، لبیك عمرة وحجا (صحیح مسلم کتاب الحج باب اھلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھدیہ جزء اول ص ۵۲۶)

[3] رواه الضیآء بسند صحیح۔ مناسك الحج والعمرة للالبانی ص ۱۵

پھر تلبیہ کہتا ہوا منیٰ کو روانہ ہو جائے[1] تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں :-

لَبَّيْكَ ، اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ
لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، اِنَّ الْحَمْدَ
وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكَ ،
لَا شَرِيْكَ لَكَ ـ

(میں حاضر ہوں ، اے اللہ میں حاضر ہوں ، میں حاضر ہوں ، تیرا کوئی شریک نہیں ، میں حاضر ہوں ۔ بے شک ہر قسم کی تعریف اور خوبی تیرے لئے ہے اور بادشاہت بھی تیرے لئے ہے ۔ تیرا کوئی شریک نہیں)

---

[1] عن ابی سعید فلما کان یوم الترویة ورحنا الی منی اھللنا بالحج (صحیح مسلم کتاب الحج باب التقصیر فی العمرة جزء اول ص ۵۲۶) عن عائشة رض ثم اھلوا حین راحوا (صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وجوہ الاحرام جزء اول ص ۵۰۳)

[2] قال ابن عمران تلبیة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک اللھم لبیک .... الخ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التلبیة جزء ۲ ص ۱۷۰ وصحیح مسلم کتاب الحج باب التلبیة جزء اول ص ۳۸۵)

کبھی کبھی یہ لبّیک بھی پڑھے :۔

لَبَّیْکَ اِلٰہَ الْحَقِّ لَبَّیْکَ[1]

{میں حاضر ہوں ، اے الٰہِ برحق میں حاضر ہوں}

دورانِ حج لبّیک کے ساتھ کبھی کبھی **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ** اور **اَللہُ اَکْبَرُ** بھی پڑھتا رہے[2]

---

[1] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی تلبیتہ لبیک الٰہ الحق لبیک (ابن ماجہ کتاب الحج باب التلبیۃ جزء ۲ صفحہ ۲۱۶ ۔ سندہ صحیح ۔ فتح الباری ۱۵۲/۳ وبلوغ ۱۱/۱۷۷)

[2] عن ابن مسعود قال لقد خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما ترک التلبیۃ حتی رمی جمرۃ العقبۃ الا ان یخلطہا بتکبیر او تہلیل (مسند احمد ۔ سندہ صحیح ۔ بلوغ جزء ۱۱ صفحہ ۱۸۳)

تلبیہ (یعنی لبیک) بلند آواز سے پڑھتا ہوا جائے [1]
منیٰ پہنچکر ظہر کی نماز پڑھے۔ پھر عصر کی نماز بھی وہیں ادا
کرے [2]

---

[1] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتانی جبریل علیہ السلام فامرنی ان امر اصحابی ومن معی ان یرفعوا اصواتھم بالاھلال (رواہ الترمذی جزء اول ص ۲۵۹ وصححہ ھو والالبانی۔ مناسک الحج للالبانی ص ۱۵)

[2] عن عبد العزیز سألت انس رض قلت اخبرنی بشیء عقلتہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم این صلی الظھر والعصر یوم الترویۃ قال بمنیٰ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب این یصلی الظھر یوم الترویۃ جزء ۲ ص ۱۹۷)

ظہر اور عصر کی نماز دو۲ دو۲ رکعت ادا کی جائے[1]
جب تک منٰی میں رہے لبیک پڑھتا رہے اور لبیک
کے ساتھ اَللّٰہُ اَکْبَرُ یا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بھی پڑھتا
رہے[2]

---

[1] عن ابن عمرؓ صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی رکعتین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الصلوٰۃ بمنی جزء ۲ صہ ۱۹۷ وصحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب قصر الصلوٰۃ بمنی جزء اول صہ ۲۸)

[2] عن ابن مسعود قال لقد خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما ترک التلبیۃ حتی رمی جمرۃ العقبۃ الا ان یخلطھا بتکبیر او تہلیل (مسند احمد۔ سندہ صحیح۔ بلوغ ۱۱/۱۸۳)

۹؍ ذی الحجہ (عَرَفہ)

شبِ عرفہ مغرِب اور عِشاء کی نمازیں مِنیٰ ہی میں ادا کی جائیں[1] عشاء کی نماز دو رکعت پڑھی جائے[2]

یومِ عرفہ ۹؍ ذی الحجہ کو فجر کی نماز بھی مِنیٰ میں ادا کرے، پھر طلوعِ آفتاب کے بعد وہاں سے عرفات کی طرف روانہ ہو جائے[3]

---

[1] فلما کان یوم الترویۃ توجھوا الی منی فاھلوا بالحج و رکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی بھا الظھر والعصر والمغرب والعشاء (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۵۱۱)

[2] عن ابن عمر صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی رکعتین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الصلوٰۃ بمنی جزء ۲ ص۱۹۷ و صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب قصر الصلوٰۃ بمنی جزء اول ص۱۸۱)

[3] فصلی بھا الظھر والعصر والمغرب والعشاء والفجر ثم مکث قلیلا حتی طلعت الشمس..... فسار (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۵۱۱)

راستہ میں بلند آواز سے لبیک یا اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا رہے[1]

یا لبیک کے ساتھ اَللّٰہُ اَکْبَرُ یا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتا رہے۔

① عرفات پہنچکر وہاں کسی بھی مقام پر قیام کرے۔[3]

---

[1] عن محمد بن ابی بکر الثقفی انہ سأل انسا وھما غادیان الی عرفۃ کیف کنتم تصنعون فی ھذا الیوم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان یہل منا المہل فلا ینکر علیہ ویکبر منا المکبر فلا ینکر علیہ وفی روایۃ لمسلم عن ابن عمر قال غدونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من منی الی عرفات منا الملبی ومنا المکبر (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التلبیۃ والتکبیر اذا غدا من منی الی عرفۃ جزء ٢ ص١٩٨ وصحیح مسلم کتاب الحج باب التلبیۃ والتکبیر فی الذھاب من منی الی عرفات جزء اول ص٥٣٧)

[2] عن ابن مسعود قال لقد خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما ترک التلبیۃ حتی رمی جمرۃ العقبۃ الا ان یخلطھا بتکبیر او تھلیل (مسند احمد۔ سندہ صحیح - بلوغ ١٨٢/١١)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقفت ھھنا وعرفۃ کلھا موقف (صحیح مسلم باب ما جاء ان عرفۃ کلھا موقف جزء اول ص٥١٣)

اس قیام کے دوران "لَبَّیْكَ" یا "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" پڑھتا رہے[1]

یا لَبَّیْكَ کے ساتھ "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" یا "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" پڑھتا رہے[2]

---

[1] عن محمد بن ابی بکر الثقفی انہ سأل انس بن مالک ... کیف کنتم تصنعون فی ہذا الیوم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان یہل منا المہل فلا ینکر علیہ ویکبر منا المکبر فلا ینکر علیہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التلبیۃ والتکبیر اذا غدا من منی الی عرفۃ جزء ۲ ص ۱۹۸ وصحیح مسلم کتاب الحج باب التلبیۃ والتکبیر فی الذہاب من منی الی عرفات جزء اول ص ۵۳۷)

[2] عن ابن مسعود قال لقد خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما ترک التلبیۃ حتی رمی جمرۃ العقبۃ الا ان یخلطہا بتکبیر او تہلیل (مسند احمد سندہ صحیح۔ بلوغ ۱۱/۱۸۴)

② پھر زوال کے بعد اپنی قیام گاہ سے روانہ ہو اور امیرِ حج کا خطبہ سُنے[1] امیر کو چاہیئے کہ بطنِ وادی میں خطبہ دے[2] خطبہ مختصر دے اور وقوف عرفات میں جلدی کرے (یعنی وقوف کے لئے جلد فارغ ہو جائے)[3]

---

[1] عن سالم قال جاء ابن عمر رضی اللہ عنہ وانا معہ یوم عرفۃ حین زالت الشمس فصاح عند سرادق الحجاج فخرج وعلیہ ملحفۃ معصفرۃ فقال ما لک یا ابا عبد الرحمن فقال الرواح ان کنت ترید السنۃ قال ھذہ الساعۃ قال نعم (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التھجیر بالرواح یوم عرفۃ جزء ۲ ص ۱۹۸) حتی اذا زالت الشمس امر بالقصواء فرحلت له (صحیح مسلم عن جابر کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص ۵۱۱)

[2] فاتی (النبی صلی اللہ علیہ وسلم) بطن الوادی فخطب الناس (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص ۵۱۱)

[3] قال سالم للحجاج ان کنت ترید السنۃ فاقصر الخطبۃ وعجل الوقوف ..... قال ابن عمر صدق (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التھجیر بالرواح یوم عرفۃ جزء ۲ ص ۱۹۸)

خطبہ کے بعد عرفات ہی میں ظہر اور عصر کو جمع کر کے ادا کرے۔ یہ نمازیں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ادا کی جائیں اور درمیان میں کوئی نماز نہ پڑھی جائے[1]۔

③ پھر عرفات ہی میں کسی بھی جگہ قبلہ رُو ہو کر وقوف کرے۔ یہ وقوف غروبِ آفتاب تک جاری رہے[2]۔

---

[1] ثم اذن ثم اقام فصلى الظهر ثم اقام فصلى العصر ولم يصل بينهما شيئًا (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص٥١٢)

[2] ثم ركب رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اتى الموقف ..... واستقبل القبلة فلم يزل واقفًا حتى غربت الشمس (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص٥١٢) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وقفت ههنا وعرفة كلها موقف (صحیح مسلم کتاب الحج باب ما جاء ان عرفة كلها موقف جزء اول ص٥١٣)

اس وقوف میں لبیک یا اَللہُ اَکْبَرُ کہتا رہے[1] یا لبیک کے ساتھ اَللہُ اَکْبَرُ یا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ پڑھتا رہے[2]

اس وقوف میں دونوں ہاتھ اٹھا کر دعائیں مانگے[3]

---

[1] عن محمد بن ابی بکر الثقفی انہ سأل انس .... کیف کنتم تصنعون فی هذا الیوم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان یہل منا المہل فلا ینکر علیہ ویکبر منا المکبر فلا ینکر علیہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التلبیة والتکبیر اذا غدا من منی الی عرفة جزء ۲ ص ۱۹۸ و صحیح مسلم کتاب الحج باب التلبیة والتکبیر فی الذهاب من منی الی عرفات جزء اول ص ۵۳۷)

[2] عن ابن مسعود قال لقد خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما ترک التلبیة حتی رمی جمرة العقبة الا ان یخلطها بتکبیر او تهلیل (مسند احمد۔ سندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۱ ص ۱۸۲)

[3] عن اسامة کنت ردیف النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرفات فرفع یدیہ یدعو (نسائی کتاب مناسک الحج باب رفع الیدین فی الدعاء بعرفة۔ سندہ صحیح۔ نیل ۵/۵۲)

۱۰ر ذی الحجہ (یَومُ النَّحر)

شبِ یومُ النَّحر جب شفق کی زردی کچھ کم ہو جائے تو اَستَغفِرُ اللّٰہَ پڑھتا ہوا عرفات سے مُزدَلِفَہ کی طرف روانہ ہو جائے [1]

راستہ میں لبّیک پڑھتا رہے [2]

---

[1] فلم یزل واقفا حتی غربت الشمس وذھبت الصفرة قلیلا حتی غاب القرص واردف اسامة خلفه ودفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ..... حتی اتی المزدلفة (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۵۱۲)
قال اللہ تبارک وتعالیٰ ثم افیضوا من حیث افاض النّاس واستغفروا اللہ (البقرۃ - ۱۹۹)

[2] عن ابن عباس ان اسامة کان ردف النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عرفة الی مزدلفة ثم اردف الفضل من المزدلفة الی منی قال فکلاھما قالا لم یزل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یلبی حتی رمی جمرة العقبة (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التلبیة غداة النحر جزء ۲ ص۲۰۴)

مزدلفہ پہنچکر اذان دی جائے، پھر اقامت کہی جائے اور مغرب کی تین رکعت نماز ادا کی جائے۔[1]

---

[1] حتی اتی المزدلفۃ فصلی بہا المغرب والعشاء باذان واحد واقامتین (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص ۵۱۲) عن ابن عمر قال جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین المغرب والعشاء بجمع لیس بینہما سجدۃ وصلی المغرب ثلاث رکعات (صحیح مسلم کتاب الحج باب الافاضۃ من عرفات الی المزدلفۃ جزء اول ص ۵۳۹)

پھر کچھ وقفہ کے بعد اقامت کہی جائے[1] اور عشاء کی نماز دو رکعت ادا کی جائے[2]

مغرب اور عشاء کے درمیان کوئی نماز نہ پڑھے[3] نہ عشاء کے بعد کوئی نماز پڑھے[4]

---

[1] عن اسامة فصلی المغرب ثم اناخ کل انسان بعیرہٗ فی منزلہ ثم اقیمت الصلوٰة فصلی (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الجمع بین الصلاتین بالمزدلفة جزء ۲ ص ۲۰۱ و صحیح مسلم کتاب الحج باب الافاضة من عرفات الی المزدلفة جزء اول ص ۵۳۸)

[2] عن ابن عمر قال جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین المغرب والعشاء بجمع ..... صلی العشاء رکعتین (صحیح مسلم کتاب الحج باب الافاضة من عرفات الی المزدلفة جزء اول ص ۵۳۹)

[3] قال جابر ولم یسبح بینھما شیئًا (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص ۵۱۲)

[4] عن ابن عمر قال ولم یسبح بینھما ولا علیٰ اثر کل واحدة منھما (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من جمع بینھما ولم یتطوع جزء ۲ ص ۲۰۱)

پھر طلوعِ فجر تک لیٹا رہے [1]

یومُ النحر

① جب صبح (صادق) ظاہر ہو جائے تو کافی اندھیرے میں اذان اور اقامت کے بعد نمازِ فجر پڑھے [2]

② نمازِ فجر کے بعد مَشعَرِ حَرَام جائے اور وہاں وقوف کرے [3] یا مزدلفہ میں کہیں بھی وقوف کرے [4]

---

[1] ولم يسبح بينهما شيئا ثم اضطجع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى طلع الفجر (صحيح مسلم كتاب الحج باب حجة النبي صلى الله عليه وسلم جزء اول ص۵۱۲)

[2] وصلى الفجر حين تبين له الصبح باذان واقامة (صحيح مسلم كتاب الحج باب حجة النبي صلى الله عليه وسلم جزء اول ص۵۱۲) وصلى الفجر يومئذ قبل وقتها بغلس (صحيح مسلم كتاب الحج باب استحباب زيادة التغليس بصلاة الصبح يوم النحر جزء اول ص۵۴)

[3] حتى اتى المشعر الحرام (صحيح مسلم كتاب الحج باب حجة النبي صلى الله عليه وسلم جزء اول ص۵۱۲)

[4] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وقفت ههنا وجمع كلها موقف (صحيح مسلم كتاب الحج باب ما جاء ان عرفة كلها موقف جزء اول ص۵۱۳)

اس وقوف میں قبلہ رُو ہو کر دُعا، تکبیر (یعنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اللہ سب سے بڑا ہے)، تہلیل (یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، کوئی معبود، حاکم اور مشکل کُشا نہیں سوا اللہ کے)، توحید (یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، کوئی معبود، حاکم اور مشکل کُشا نہیں سوا اللہ کے، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں)[1] اور تحمید (یعنی اللہ تعالیٰ کی تعریف) میں مصروف رہے[2]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالےٰ: فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْکُرُوْہُ کَمَا ھَدٰکُمْ (البقرۃ۔ ۱۹۸) فاستقبل القبلۃ ودعاہ وکبرہٗ وھللہٗ ووحّدہٗ (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۵۱۲)

[2] فاستقبل القبلۃ فحمد اللہ وکبرہٗ وھللہٗ ووحّدہٗ (ابوداؤد کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۲۷۱ وسندہٗ صحیح)

امام کو چاہیئے کہ قزح نامی پہاڑ کے قریب وقوف کرے۔[1] پھر خوب روشنی ہو جانے کے بعد، طلوعِ آفتاب سے پہلے جمرۂ عقبہ روانہ ہو جائے[2]

---

[1] عن علی قال فلما اصبح اتی قزح ووقف علیہ وقال ھذا قزح وھو الموقف وجمع کلھا موقف (ترمذی کتاب الحج باب ماجاء ان عرفۃ کلھا موقف صحیح الترمذی جزء اول ص۲۷۴ و ص۲۷۵)

[2] فلم یزل واقفاً حتی اسفر جدًّا فدفع قبل ان تطلع الشمس ... حتی اتی الجمرۃ (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۵۱۲)

③ یوم النحر کا تیسرا کام جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مارنا ہے۔ جمرۂ عَقَبَہ کو جاتے وقت راستہ میں مسلسل لَبَّیْكَ کہتا رہے[1] کبھی کبھی اَللّٰہُ اَکْبَرُ یا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بھی کہے[2]

---

[1] اخبر الفضل انہ لم یزل یلبی حتی رمی الجمرۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التلبیۃ والتکبیر غداۃ النحر جزء ۲ صـ۲۰۴) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ادرف الفضل من جمع .... قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یزل یلبی حتی رمی جمرۃ العقبۃ (صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب ادامۃ الحاج التلبیۃ جزء اول صـ۵۳۶)

[2] فما ترك التلبیۃ حتی رمی الجمرۃ الا ان یخلطها بتکبیر او تہلیل (رواہ الحاکم وسندہ صحیح۔ المستدرك جزء اول صـ۴۶۲ ورواہ احمد۔ بلوغ جزء ۱۱ صـ۱۸۲)

راستہ میں جب وادی مُحَسِّر سے گذرے تو وہاں سے کنکریاں چُن لے[1] (اگر ۱۳؍ ذی الحجہ کو بھی منیٰ میں ٹھہرے تو کنکریوں کی تعداد ستّر ہوگی اور اگر ۱۳؍ ذی الحجہ کو منیٰ میں نہ ٹھہرے تو کنکریوں کی تعداد اُنچاس ۴۹ ہوگی[2])

---

[1] حتی دخل محسراً قال علیکم بحصی الخذف (صحیح مسلم عن فضل بن عباسؓ کتاب الحج باب استحباب ادامۃ الحاج التلبیۃ جزء اول ص۵۲۶ وفی روایۃ اذا دخل منی فھبط حین ھبط محسراً قال علیکم بحصی الخذف (نسائی کتاب مناسک الحج باب من این یلقط الحصی جزء ۲ ص۴۸ وسندہ صحیح)

[2] حتی اتی الجمرۃ التی عند الشجرۃ فرماھا بسبع حصیات (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۵۱۲) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رمی الجمرۃ التی تلی مسجد منی یرمیھا بسبع حصیات.... ثم یاتی الجمرۃ الثانیۃ فیرمیھا بسبع حصیات.... ثم یاتی الجمرۃ التی عند العقبۃ فیرمیھا بسبع حصیات (رواہ البخاری تعلیقاً کتاب المناسک باب الدعاء عند الجمرتین جزء ۲ ص۲۱۹ ورواہ الاسمٰعیلی موصولاً وسکت علیہ الحافظ۔ فتح الباری ۲/۳۳۲)

کنکریاں اتنی بڑی ہوں کہ چُٹکی سے ماری جائیں[1]

کنکریاں چُننے کے بعد بطنِ محسّر سے تیزی سے گذر جائے۔[2]

پھر بیچ کے راستہ سے ہوتا ہوا جمرۂ عقبہ پہنچ جائے[3]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بحصی الخذف الذی یرمی بہ الجمرۃ (صحیح مسلم عن فضل بن عباس کتاب الحج باب استحباب ادامۃ الحاج التلبیۃ جزء اول ص۵۳۶)

[2] حتی اتی بطن محسّر فحرک قلیلا (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۵۱۲) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اوضع فی وادی محسر (رواہ النسائی عن جابر کتاب مناسک الحج باب الایضاع فی وادی محسر جزء ۲ ص۳۹ و سندہ صحیح)

[3] ثم سلک الطریق الوسطی التی تخرج علی الجمرۃ الکبری (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۵۱۲)

جمرۂ عقبہ پہنچکر بطنِ وادی میں اس طرح کھڑا ہو جائے کہ منیٰ داہنی جانب ہو اور کعبہ بائیں جانب۔ اسی حالت میں چاشت کے وقت جمرۂ عقبہ پر سات کنکریاں مارے۔ ہر کنکری مارتے وقت اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے[1]

---

[1] رمی عبداللہ من بطن الوادی ..... فقال والذی لآ الٰہ غیرہ ھذا مقام الذی انزلت علیہ سورۃ البقرۃ صلی اللہ علیہ وسلم وفی روایۃ جعل البیت عن یسارہ ومنیٰ عن یمینہ ورمی بسبع وفی روایۃ فرمی بسبع حصیات یکبر مع کل حصاۃ (صحیح بخاری کتاب المناسك باب رمی الجمار من بطن الوادی جزء ۲ ص۲۱۷ وباب رمی الجمار بسبع حصیات وباب یکبر مع کل حصاۃ جزء ۲ ص۲۱۸ وصحیح مسلم کتاب الحج باب رمی الجمرۃ العقبۃ من بطن الوادی جزء اول ص۵۴۲) رمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمرۃ یوم النحر ضحیٰ (صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وقت استحباب الرمی جزء اول ص۵۴۴)

آخری کنکری مارنے کے بعد لَبَّیْكَ کہنا بند کر دے۔[1]

---

[1] عن الفضل لم یزل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یلبی حتی رمی الجمرة العقبة (صحیح بخاری کتاب المناسك باب التلبیة والتکبیر غداة النحر جزء ۲ ص ۲۰۴ وصحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب ادامة الحاج التلبیة جزء اول ص ۵۳۶) وفی روایة قطع التلبیة مع آخرها حصاة (صحیح ابن خزیمة کتاب الحج باب قطع التلبیة اذا رمی الحاج جمرة العقبة۔ سندہ صحیح جزء ۴ ص ۲۸۲)

④ جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مارنے کے بعد یَومُ النَّحر کا چوتھا کام خطبہ ہے۔ جمرات کے درمیان امام خطبہ دے اور باقی لوگ خطبہ سُنیں[1]

⑤ خطبہ کے بعد اس دن کا پانچواں کام قربانی کرنا ہے۔ لہذا خطبہ ختم ہونے کے بعد منیٰ جائے اور قربانی کرے[2]

---

[1] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطب الناس یوم النحر (صحیح بخاری کتاب المناسك باب الخطبۃ ایام منیٰ جزء ۲ ص ۲۱۵) عن ام الحصین قالت رأیتہ حین رمی الجمرۃ العقبۃ وانصرف .... فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قولاً کثیراً (صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب رمی الجمرۃ العقبۃ یوم النحر راکبا جزء اول ص ۴۲۳) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقف یوم النحر بین الجمرات (ابوداؤد کتاب الحج باب یوم الحج الاکبر جزء اول ص ۲۷۵ وسندہ صحیح مناسك الحج والعمرۃ للالبانی ص ۳۷)

[2] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی منی فاتی الجمرۃ فرماھا ثم اتی منزلہ بمنی و نحر (صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان ان السنۃ یوم النحر ان یرمی ثم ینحر جزء اول ص ۴۲۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحرت ھھنا ومنی کلھا منحر فانحروا فی رحالکم (صحیح مسلم کتاب الحج باب ماجاء ان عرفۃ کلھا موقف جزء اول ص ۵۱۳)

قربانی کے جانور کی کھال، جھول وغیرہ سب خیرات کر دے[1]

اگر قربانی کا جانور میسّر نہ ہو تو قربانی کے بدلہ دس ۱۰ روزے رکھے۔ تین ۳ روزے وہیں ایامِ حج میں رکھے اور اور سات روزے گھر پہنچکر رکھے[2]

---

[1] عن علی قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرہ ان یقوم علی بدنہ وان یقسم بدنہ کلھا لحومھا وجلودھا وجلالھا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب یتصدق بجلود الھدی جزء ۲ صـ۲۱۱ وصحیح مسلم کتاب الحج باب فی الصدقۃ بلحوم الھدی جزو اول صـ۴۲۴)

[2] قال اللہ تبارک وتعالےٰ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ (البقرۃ ۱۹۶

⑥ یومُ النّحر کا چھٹا کام بال مُنڈوانا یا کتروانا ہے۔ قربانی کے بعد سر کے بال مُنڈوا دے یا کتروا دے، مُنڈوانا افضل ہے[1] پہلے سیدھی طرف کے بال منڈوائے یا کتروائے پھر اُلٹی طرف کے۔ عورتیں بال کتروائیں۔ منڈوائیں نہیں[2]

---

[1] ثم اتی منزلہ بمنی ونحر ثم قال للحلاق خذ وأشار الی جانبہ الایمن ثم الایسر (صحیح مسلم کتاب الحج باب ان السنۃ یوم النحران یرمی ثم ینحر ثم یحلق جزء اول ص۵۳۵) حلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم وطائفۃ من اصحابہ وقصر بعضہم (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الحلق والتقصیر عند الاحلال جزء ۲ ص۲۱۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم اغفر للمحلقین قالوا وللمقصرین قال اللھم اغفر للمحلقین قالوا وللمقصرین قالھا ثلاثا قال وللمقصرین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الحلق والتقصیر عند الاحلال جزء ۲ ص۲۱۳ وصحیح مسلم کتاب الحج باب تفضیل الحلق علی التقصیر جزء اول ص۵۳۵)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی النساء الحلق انما علی النساء التقصیر (ابوداؤد کتاب الحج باب الحلق والتقصیر جزء اول ص۲۷۹۔ سندہ حسن۔ نیل ۵/۶۰)

ناخن بھی کترے [1]

پھر احرام اتار دے ، جسم سے میل کچیل دور کرے ،
نہائے اور حسب معمول کپڑے پہن لے [2]

---

[1] وقلم اظفاره (رواه الحاكم فى كتاب الحج باب خطبة النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ سنده صحیح۔ المستدرك جزء اول ص۴۷۵)

[2] قال اللہ تبارك وتعالے ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ (الحج - ۲۹) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا احل حتی انحر (صحیح بخاری کتاب المناسك باب من لبد رأسه عند الاحرام وحلق جزء ۲ ص۲۱۳ وصحیح مسلم کتاب الحج باب ان القارن لایتحلل الا فی وقت تحلل الحاج المفرد جزء اول ص۵۱۹)

پھر قربانی کا گوشت پکائے۔ اگر کئی قربانیاں کی ہوں تو ہر ایک میں سے کچھ گوشت لے کر اکٹھا پکائے، پھر اس میں سے کچھ کھائے اور شوربا پیئے [1]

---

[1] فنحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثا وستین بیدہ ثم أعطی علیا فنحر ما غبر واشرکہ فی ھدیہ ثم امر من کل بدنۃ ببضعۃ فجعلت فی قدر فطبخت فاکلا من لحمھا وشربا من مرقھا (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۵۱۳)

قربانی کا گوشت خود بھی کھائے، مساکین کو بھی کھلائے اور اگر چاہے تو ذخیرہ بھی کرلے[لہ]

[لہ] قال اللہ تبارک وتعالے فَكُلُوا مِنْهَا وَ اَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيْرَ (الحج - ۲۸) قال تبارک وتعالے فَكُلُوا مِنْهَا وَ أَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَ الْمُعْتَرَّ (الحج - ۳۶) عن علی قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرہٗ ..... ان یقسم بدنہ کلها لحومها و جلودها و جلالها وفی روایۃ لمسلم فی المساکین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب یتصدق بجلود الھدی جزء ۲ ص ۲۱۱ و صحیح مسلم کتاب الحج باب فی الصدقۃ بلحوم الھدی جزء اول ص ۵۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلوا وتزودوا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ما یاکل من البدن جزء اول ص ۲۱۱)

⑦ **یوم النحر کا ساتواں کام طوافِ افاضہ ہے۔** احرام اُتارنے کے بعد خوشبو لگائے اور مکہ معظمہ جاکر کعبہ کا طواف کرے[1]

طواف اُسی طریقہ سے کرے جس طریقہ سے عمرہ میں کیا تھا۔ البتہ اس طواف میں رَمل نہ کرے۔ یعنی اکڑ کر نہ چلے۔[2]

---

[1] قال اللہ تبارك وتعالیٰ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ (الحج - ۲۹) قالت عائشۃ طیبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدیّ ھاتین حین احرم ولحلہ حین احل قبل ان یطوف (صحیح بخاری کتاب المناسك باب الطیب بعد رمی الجمار جزء ۲ ص۲۲۰ وصحیح مسلم کتاب الحج باب الطیب للمحرم جزء اول ص۳۸۷) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افاض یوم النحر (صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب طواف الافاضۃ یوم النحر جزء اول ص۵۴۷)

[2] عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یرمل من السبع الذی افاض فیہ (ابوداؤد، کتاب الحج باب الافاضۃ فی الحج جزء اول ص۲۸۱ وسندہ صحیح۔ صحیح ابن حزیمۃ $\frac{۴}{۳۰۵}$ والمستدرك جزء اول ص۴۷۵) اذا طاف فی الحج او العمرۃ اول ما یقدم سعیٰ ثلاثۃ اطواف ومشی اربعۃ (صحیح بخاری کتاب المناسك باب من طاف بالبیت جزء ۲ ص۱۸۷)

طواف کے بعد مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھے۔[1]

⑧ یوم النحر کا آٹھواں کام صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا ہے۔ طوافِ کعبہ کے بعد صفا اور مروہ کے درمیان اسی طریقہ سے سعی کرے جس طریقہ سے عمرہ میں کی تھی[2]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم لام سلمۃ اذا اقیمت صلاۃ الصبح فطوفی علی بعیرك والناس یصلون ففعلت ذلك فلم تصل حتی خرجت (صحیح بخاری کتاب المناسك باب من صلی رکعتی الطواف خارجا من المسجد جزء ۲ ص ۱۸۹) قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فطاف بالبیت سبعا وصلی خلف المقام رکعتین (صحیح بخاری کتاب المناسك باب من صلی رکعتی الطواف خلف المقام جزء ۲ ص ۱۹۰)

[2] عن عائشۃ رضـ قالت فطاف الذین کانوا اھلوا بالعمرۃ بالبیت وبین الصفا والمروۃ ثم حلوا ثم طافوا طوافاً واحداً بعد ان رجعوا من منی (صحیح بخاری کتاب المناسك باب کیف تھل الحائض جزء ۲ ص ۱۷۲) عن ابن عباس فاذا فرغنا من المناسك جئنا فطفنا بالبیت وبالصفا والمروۃ (رواہ البخاری تعلیقا فی باب قول اللہ تعالے :۔ ذلك لمن لم یکن حاضری المسجد الحرام جزء ۲ ص ۱۷۷ ووصلہ الاسماعیلی (فتح الباری)

⑨ یوم النحر کا نواں کام : پھر امام کو چاہیئے کہ ظہر کی نماز پڑھائے۔ نماز کے بعد ہر شخص کو چاہیئے کہ چاہِ زمزم پر جائے اور آبِ زمزم پیئے[١] اور خوب سیر ہو کر پیئے[٢] پھر کچھ دیر قیلولہ[ع] کرے[٣]

---

[١] ثم رکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فافاض الی البیت فصلی بمکۃ الظہر فاتی بنی عبد المطلب یسقون علے زمزم ..... فشرب منہ (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص ۵۱۳)

[٢] عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان آیۃ ما بیننا وبین المنافقین انہم لا یتضلعون من زمزم (ابن ماجۃ ابواب المناسک باب الشرب من زمزم وسندہ صحیح۔ ابن ماجۃ مع شرح للسندی جزء ۲ ص ۲۵)

[٣] عن ابن عمر انہ طاف طوافا واحدا ثم یقیل ثم یاتی منی یعنی یوم النحر ورفعہ عبد الرزاق (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الزیارۃ یوم النحر جزء ۲ ص ۲۱۴ و وصل الحدیث المرفوع عن عبد الرزاق ابن خزیمۃ والاسماعیلی۔ فتح الباری $\frac{۴}{۳۱۶}$۔ سندہ صحیح)

[ع] قیلولہ کے معنی دوپہر کو سونا۔

⑩ **یوم النحر کا دسواں کام** : پھر منیٰ واپس چلا جائے۔
امام کو چاہیئے کہ منیٰ پہنچکر پھر نمازِ ظہر پڑھائے[1] (جن لوگوں نے مکّہ معظمہ میں ظہر کی نماز نہ پڑھی ہو وہ منیٰ میں نمازِ ظہر ادا کریں)

⑪ اب منیٰ میں قیام کرے اور اس قیام کے دوران کثرت سے اللہ تعالےٰ کا ذکر کرتا رہے[2]

---

[1] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افاض یوم النحر ثم رجع فصلی الظہر بمنی (صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب طواف الافاضۃ یوم النحر جزء اول صـ۵۳۴)

[2] قال اللہ تبارك وتعالےٰ : فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا (البقرۃ ـ ۲۰۰)

۱۱ ذی الحجہ

۱۱ ذی الحجہ کی رات اور دن منیٰ میں گذارے[1] اور چار رکعت نماز کے بجائے دو رکعت نماز ادا کرتا رہے[2]

اس قیام کے دوران اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے[3]۔

اس قیام کے دوران قربانی بھی کی جاسکتی ہے[4]

---

[1] ان العباس استأذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبیت بمکۃ لیالی منی ، اجل سقایتہ فاذن لہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ھل یبیت اھ لسقایۃ او غیرھم بمکۃ لیالی منی جزء ۲ ص ۲۱۷ وصحیح مسلم کتاب الحج باب وجوب المبیت بمنی لیالی التشریق جزء اول ص ۵۴۹)

[2] عن ابن عمر صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی رکعتین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الصلوٰۃ بمنی جزء ۲ ص ۱۹۷ وصحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب قصر الصلوٰۃ بمنی جزء اول ص ۲۸۰)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ :۔ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ (البقرۃ ۔ ۲۰۳)

[4] قال اللہ تعالیٰ :۔ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰي مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ (الحج ۔ ۲۸)

۱۱ر تاریخ کو زوال کے بعد تینوں جمروں پر کنکریاں مارے [1]

پہلے جمرۂ دنیا پر جائے اور اُس پر سات کنکریاں مارے . ہر کنکری مارتے وقت اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے ، پھر آگے بڑھے اور ہموار زمین پر قبلہ کی طرف مُنہ کرکے دیر تک کھڑا رہے اور دونوں ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگے [2]

---

[1] رمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمرۃ یوم النحر ضحی اما بعد فاذا زالت الشمس (صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وقت استحباب الرمی جزء اول ص۵۴۲)

[2] عن ابن عمر انہ کان یرمی الجمرۃ الدنیا بسبع حصیات یکبر علی اثر کل حصاۃ ثم یتقدم حتی یسھل فیقوم مستقبل القبلۃ فیقوم طویلا ویدعو ویرفع یدیہ .... فیقول ھکذا رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب اذا رمی الجمرتین یقوم جزء ۲ ص۲۱۸)

پھر جمرۂ وسطیٰ پر جائے اور اس پر بھی سات کنکریاں مارے، ہر کنکری مارتے وقت اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے، پھر بائیں طرف ہموار زمین پر جو وادی کے قریب ہے جائے اور قبلہ کی طرف مُنہ کرکے طویل قیام کرے اور ہاتھ اُٹھا کر دُعاء مانگے[1]

---

[1] عن ابن عمر ..... ثم يرمي الوسطى (وفي رواية فيرميها بسبع حصيات يكبر كلما رمى بحصاة) ثم يأخذ ذات الشمال فيستهل ويقوم مستقبل القبلة فيقوم طويلا ويدعو ويرفع يديه ويقوم طويلا ..... فيقول هكذا رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يفعله (صحيح بخاری کتاب المناسك باب اذا رمى الجمرتين يقوم وباب الدعاء عند الجمرتين جزء ۲ ص۲۱۹)

پھر بطنِ وادی میں جا کر جمرۃ العقبہ کے پاس اس طرح کھڑا ہو کہ کعبہ بائیں جانب ہو اور منٰی داہنی جانب، پھر اس جمرہ پر بھی سات کنکریاں مارے، ہر کنکری مارتے وقت **اَللّٰہُ اَکْبَرُ** کہے[1]

---

[1] عن عبد الرحمٰن انہ حج مع ابن مسعود فراٰہ یرمی الجمرۃ الکبرٰی بسبع حصیات فجعل البیت عن یسارہٖ ومنٰی عن یمینہٖ (وفی روایۃ فاستبطن الوادی.... فرمی بسبع حصیات یکبر مع کل حصاۃ ثم قال من ھٰھنا والذی لآ الٰہ غیرہ قام الذی انزلت علیہ سورۃ البقرۃ صلی اللّٰہ علیہ وسلم) {صحیح بخاری کتاب المناسک باب من رمی جمرۃ العقبۃ فجعل البیت عن یسارہ وباب یکبر مع کل حصاۃ جزء۲ ص۲۱۸}

اس جمرہ پر وقوف نہ کرے بلکہ فوراً واپس چلا آئے [1]

---

[1] عن ابن عمر یاتی الجمرة التی عند العقبة فیرمیها بسبع حصیات یکبر عند کل حصاة ثم ینصرف ولا یقف عندها (وفی روایة ثم یرمی الجمرة ذات العقبة من بطن الوادی ولا یقف عندها) {صحیح بخاری کتاب المناسک باب الدعاء عند الجمرتین وباب اذا رمی الجمرتین جزء ۲ صـ ۲۱۹}

۱۲ر ذی الحجہ

۱۲ر تاریخ کی رات منیٰ میں گذارے، پھر دن کے وقت زوال تک وہیں قیام کرے[1]

اس قیام کے دوران اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے[2]

اس قیام کے دوران قربانی بھی کی جا سکتی ہے۔ [3]

---

[1] ان ابن عباس استأذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبیت بمکۃ لیالی منی جل سقایتہ فاذن لہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ھل یبیت اھل سقایۃ وغیرھم بمکۃ لیالی منی جزء ۲ ص۲۱۷ وصحیح مسلم کتاب الحج باب وجوب مبیت بمنی لیالی التشریق جزء اول ص۵۴۹)

[2] قال اللہ تعالیٰ: وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدَاتٍ البقرہ - ۲۰۳)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمَاتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ (الحج - ۲۸

۱۲ر تاریخ کو بھی چار رکعت کے بجائے ۲ دو رکعت پڑھتا رہے ؎۱

۱۲ر تاریخ کو بھی زوال کے بعد اُسی طرح تینوں جمرون پر کنکریاں مارے جس طرح ۱۱ر تاریخ کو ماری تھیں ؎۲

۱؎ عن ابن عمر رض صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنیٰ رکعتین (صحیح بخاری کتاب المناسك باب الصلوٰۃ بمنیٰ جزء ۲ ص۱۹۷ وصحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب قصر الصلوٰۃ بمنیٰ جزء اول ص۲۸)

۲؎ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخّص للرعاۃ ان یرموا یومًا ویدعوا یومًا (صحیح ابن خزیمۃ کتاب الحج باب الرخصۃ للرعاۃ ان یرموا یومًا۔ سندہ صحیح۔ ابن خزیمۃ جزء ۴ ص۳۱۹) رمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمرۃ یوم النحر ضحی واما بعد فاذا زالت الشمس (صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وقت استحباب الرمی جزء اول ص۴۲۰)

کنکریاں مارنے کے بعد اگر چاہے تو مکہ معظمہ واپس چلا جائے۔ [۵]

۱۳ ذی الحجہ

اگر ۱۲ تاریخ کو مکہ معظمہ نہ جائے تو ۱۳ ذی الحجہ کی رات منیٰ [۱] میں گذارے اور دن کے وقت زوال تک وہیں قیام کرے۔ زوال کے بعد تینوں جمروں پر حسبِ سابق کنکریاں مارے۔ [۲] اس قیام کے دوران بھی چار رکعت نماز کے بجائے دو رکعت نماز ادا کرے۔ [۳] اور اللہ تعالےٰ کا ذکر کرتا رہے [۴]

---

[۱] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ (البقرة۔ ۲۰۳)

[۲] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ (البقرة۔ ۲۰۳) عن جابر رمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمرة یوم النحر ضحی واما بعد فاذا زالت الشمس (صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وقت استحباب الرمی جزء اول ص ۴۲۴) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخص للرعاة ان یرموا یوماً ویدعوا یوماً (صحیح ابن خزیمہ کتاب الحج باب الرخصة للرعاة بسندہ صحیح۔ جزء ۴ ص ۳۱۹)

[۳] عن ابن عمر صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی رکعتین (صحیح بخاری کتاب المناسك باب الصلوة بمنی جزء ۲ ص ۱۹۷ و صحیح مسلم کتاب الصلوة باب قصر الصلوة بمنی جزء اول ص ۲۸)

[۴] قال اللہ تعالیٰ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ (البقرة ۲۰۳)

کنکریاں مارنے کے بعد منیٰ سے ؛ پس مکّہ معظمہ چلا جائے [1]

پھر البطح کے مقام پر یا اپنی منزل میں ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز پڑھے [2]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ : فَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَیْہِ (البقرة-۲۰۳)

[2] قال عبد العزیز سألت انس بن مالک ..... فاین صلی العصر یوم النفر قال بالابطح (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من صلی العصر یوم النفر بالابطح جزء ۲ ص۲۲ وصحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب طواف الافاضة یوم النحر جزء اول ص۵۴۸) قال انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه صلی الظهر والعصر والمغرب والعشاء ورقد رقدة بالمحصب (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من صلی العصر یوم النفر بالابطح جزء ۲ ص) قال ابن عباس لیس التحصیب بشیء انما هو منزل نزله رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح بخاری کتاب المناسک باب المحصّب جزء ۲ ص۲۲۲ وصحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب النزول بالمحصب جزء اول ص۵۴۸)

واپسی

جب اپنے گھر کو روانہ ہو تو کعبہ کا طواف وداع کرے لیکن اس طواف میں رمل نہ کرے[1]

طواف کے بعد حسب معمول مقام ابراہیم پہ دو رکعت پڑھے[2]

---

[1] رقد النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقدة بالمحصب ثم رکب الی البیت فطاف بہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من صلی العصر یوم النفر بالابطح جزء ۲ صفحہ ۲۲) عن ابن عباس امر الناس ان یکون آخر عهدهم بالبیت (صحیح بخاری کتاب المناسک باب طواف الوداع جزء ۲ صفحہ ۲۲ و صحیح مسلم کتاب الحج باب وجوب طواف الوداع جزء اول صفحہ ۵۵۵) اذا طاف فی الحج او العمرة اول ما یقدم سعی ثلاثة اطواف ومشی اربعة (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من طاف بالبیت جزء ۲ صفحہ [illegible])

[2] قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فطاف بالبیت سبعا وصلی خلف المقام رکعتین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من صلی رکعتی الطواف خلف المقام جزء ۲ صفحہ [illegible]

جب سفر شروع کرے اور سواری پر بیٹھ جائے تو تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور وہی دُعاء پڑھے جو گھر سے روانگی کے وقت پڑھی تھی (یہ دُعاء عمرہ کے بیان میں گذر چکی ہے) اُس دُعاء کے بعد یہ کلمات پڑھے:-

آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ

لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

{ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں،

اپنے رب کی تعریف کرنیوالے ہیں}

ـہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا استوی علی بعیرہ خارجا الی سفر کبر ثلاثا ثم قال سبحان الذی سخر لنا ..... الخ واذا رجع قالھن وزاد فیھن آیبون تائبون ..... الخ (صحیح مسلم کتاب الحج باب مایقول اذا رکب جزء اول ص ۴۳۴)

مکۂ معظمہ سے جب نکلے تو ثنیۃ السفلیٰ سے نکلے [1] واپسی میں ذی طوی میں ایک رات گذارے [2]

---

[1] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل مکۃ من الثنیۃ العلیا ویخرج من الثنیۃ السفلی (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من این یدخل مکۃ جزء ۱ - ص[illegible] وصحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب دخول مکۃ من الثنیۃ العلیا والخروج منہا من الثنیۃ السفلی جزء اول ص۵۲۵)

[2] عن ابن عمر رضؓ انہ ..... اذا انفر مر بذی طوی وبات بہا حتی یصبح، وکان یذکر ان النبی صلی اللہ علیہ علیہ وسلم کان یفعل ذلک (رواہ البخاری حنیفاً فی کتاب المناسک باب من نزل بذی طوی اذا رجع من مکۃ جزء ۱ - ص۲۲۳)

راستہ میں جب کوئی ٹیلا وغیرہ آئے تو اس کی بلندی پر تین مرتبہ اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہے پھر یہ کلمات پڑھے:۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا
شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
آئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ
سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ
صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ
عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ[1]

---

[1] كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قفل من غزو او حج او عمرة يكبر على كل شرف من الارض ثلاث تكبيرات ثم يقول لآ اله الا الله..... (صحيح بخاری كتاب الدعوات باب الدعاء اذا اراد سفرا او رجع جزء ۸ ص[illegible] وصحيح مسلم كتاب الحج باب ما يقول اذا قفل من سفر الحج وغيره جزء اول ص ۴۳[illegible]

(ترجمہ)

{نہیں کوئی حاکم و معبود سوائے اللہ کے، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی بادشاہت ہے، ہر قسم کی تعریف اُسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم لَوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، سجدہ کرنے والے ہیں، اپنے ربّ کی تعریف کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ پُورا کر دیا، اپنے بندے کی مدد کی اور اُس نے اکیلے ہی لشکروں کو شکست دی}

جب اپنے شہر میں پہنچے تو پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز ادا کرے[1]

---

[1] عن کعب بن مالک کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قدم من سفر بدأ بالمسجد فرکع فیہ رکعتین (صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ تبوک جزء ۶ ص ۵ و صحیح مسلم کتاب التوبۃ باب حدیث توبۃ کعب ابن مالک جزء ۲ ص ۵۰۲

متفرق مسائل

احرام

① مرد، اگر جوتی نہ ملے تو موزے پہن سکتا ہی بشرطیکہ وہ ان کو اتنا کاٹ دے کہ ٹخنے کھل جائیں[1] عورت ہر حالت میں موزے پہن سکتی ہے، کاٹنے کی ضرورت نہیں[2]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یلبس القمص ...... ولا الخفاف الا احد لا یجد نعلین فلیلبس خفین ولیقطعهما اسفل من الکعبین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب مالا یلبس المحرم من الثیاب جزء ۲ ص ۱۶۹ و صحیح مسلم کتاب الحج باب ما یباح للمحرم بحج او عمرة ومالا یباح جزء اول ص ۳۸۱ واللفظ للبخاری)

[2] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرخص للنساء فی الخفین (مسند احمد وسنده جید۔ بلوغ جزء ۱۱ ص ۱۹۶)

② مرد، اگر تہبند نہ ملے تو، پاجامہ پہن سکتا ہے[1]

③ حالتِ احرام میں نہانا اور سر دھونا جائز ہے[2]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یجد الازار فلیلبس السراویل (صحیح بخاری کتاب المناسک باب اذا لم یجد الازار فلیلبس السراویل جزء ۳ ص۲۱ وصحیح مسلم کتاب الحج باب مایباح للمحرم بحج او عمرۃ جزء اول ص۳۸۱ واللفظ للبخاری)

[2] کان ابن عمر اذا دخل ادنی الحرم ..... ویغتسل ویحدث ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلک (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الاغتسال عند دخول مکۃ جزء ۲ ص۱۷۷ وصحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب المبیت بذی طوی عند ارادۃ دخول مکۃ جزء اول ص۲۹۵ واللفظ للبخاری) سئل ابوایوب کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغسل رأسہ وھو محرم ..... فصب علی رأسہ ..... وقال ھکذا رأیتہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعل (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الاغتسال للمحرم جزء ۳ ص۲۰)

④ حالتِ احرام میں مندرجہ ذیل چیزیں حرام ہیں :-

(۱) بَرّی (یعنی خشکی) کا شکار کرنا[۱] یا

(۲) شکار کرانا یا شکار میں کسی قسم کا تعاون کرنا۔[۲]

(۳) زعفران اور ورس میں رنگے ہوئے کپڑے پہننا۔[۳]

---

[۱] قال اللہ تبارک وتعالیٰ : وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا (المآئدۃ - ۹۶)

[۲] قلنا أنأكل لحم صيد ونحن محرمون ..... قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منكم احد امرہٗ ان يحمل عليها او اشار اليها قالوا لا قال فكلوا (وفي رواية لمسلم أشرتم او أعنتم او أصدتم) (صحیح بخاری کتاب المناسك باب لا يشير المحرم الى الصيد جزء ۳ ص ۱۶ وصحیح مسلم کتاب الحج باب تحریم الصید للمحرم جزء اول ص ۴۹۲)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا تلبسوا من الثياب شيئاً مسہ زعفران او ورس (صحیح بخاری کتاب المناسك باب ما لا يلبس المحرم من الثياب جزء ۲ ص ۱۶۹ وصحیح مسلم کتاب الحج باب ما يباح للمحرم بحج او عمرة جزء اول ص ۳۸۱)

۴ جماع اور جماع کے متعلقات۔ گناہ کے کام اور جنگ و جدال [1]

۵ مرد کو دو چادروں کے علاوہ کوئی اور کپڑا پہننا۔ [2]

(۶) نکاح کرنا یا نکاح کرانا یا نکاح کا پیغام بھیجنا۔ [3]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالےٰ: اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ (البقرۃ۔ ۱۹۰) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ثم یحلوا..... ومن کانت معہ امرأتہ فھی لہ حلال (صحیح بخاری کتاب المناسک باب مایلبس المحرم من الثیاب جزء ۲ ص ۱۷)

[2] لبس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ازارہ ورداءہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب مایلبس المحرم من الثیاب جزء ۲ ص ۱۶۹) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ثم یحلوا.... ومن کانت معہ امرأتہ فھی لہ حلال والطیب والثیاب (صحیح بخاری کتاب المناسک باب یلبس المحرم من الثیاب جزء ۲ ص ۱۷)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یَنکح المحرم ولا یُنکح ولا یخطب (صحیح مسلم کتاب النکاح باب تحریم نکاح المحرم جزء اول ص ۵۹)

(۷) بال کترنا یا مُنڈوانا[1]

(۸) سُرمہ لگانا[2]

(۹) خوشبو لگانا[3]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ (البقرۃ - ۱۹۶) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ثم تحلوا ویحلقوا او یقصّروا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب تقصیر المتمتع بعد العمرۃ جزء ۲ ص ۲۱۳)

[2] ان عمر بن عبید اللہ رمدت عینہ فاراد ان یکحلها فنهاه ابان ابن عثمان وامره ان یضمدها بالصبر وحدّث عن عثمان بن عفان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ فعل ذلک (صحیح مسلم کتاب الحج باب جواز مداواۃ المحرم عینہ جزء اول ص ۳۹۷)

[3] قال جابر قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یکن معہ هدی فلیحلل قال قلنا ای الحل قال الحل کلہ قال فاتینا النساء ولبسنا الثیاب ومسسنا الطیب (صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وجوه الاحرام جزء اول ص ۵۰۹) قال ثم یحلوا..... ومن کانت معہ امرأتہ فهی لہ حلال والطیب (صحیح بخاری کتاب الحج باب ما یلبس المحرم من الثیاب ۲/۱۷۰)

(۱۰) عورت کو نقاب ڈالنا اور دستانے پہننا۔[1]

(۱۱) ایسا کپڑا پہننا جس میں زعفران سے مرکب کوئی خوشبو لگی ہوئی ہو[2]

⑤ حالتِ احرام میں دھوپ سے بچنے کے لئے سایہ کرنے کی اجازت ہے[3]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا تنتقب المرأۃ المحرمۃ ولا تلبس القفازین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ما ینہی من الطیب للمحرم والمحرمۃ جزء ۳ ص ۱۹)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما الطیب الذی بک فاغسلہ ثلاث مرات اما الجبۃ (وفی روایۃ لمسلم وعلیہا خلوق) فانزعہا (صحیح مسلم کتاب الحج باب ما یباح للمحرم بحج او عمرۃ جزء اول ص ۴۸۲ و ص ۴۸۳ و صحیح بخاری کتاب المناسک باب غسل الخلوق ثلاث مرات جزء ۲ ص ۱۶۷ واللفظ لمسلم)

[3] قالت ام الحصین رأیت اسامۃ وبلالا واحدہما آخذ بخطام ناقۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم والآخر رافع ثوبہ لیسترہ الحر حتی رمی جمرۃ العقبۃ (صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب رمی جمرۃ العقبۃ یوم النحر راکبا جزء اول ص ۵۴۳)

(۶) حالتِ احرام میں مندرجہ ذیل جانوروں کو مار سکتا ہے :۔

۱۔ کوّا جس کی پیٹھ اور پیٹ پر سفیدی ہو۔

۲۔ چیل ،

۳۔ چوہا ،

۴۔ بچھو ،

۵۔ کٹ کھنا کُتّا [1] ،

۶۔ سانپ [2] اور

۷۔ حملہ کرنے والے درندے [3]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس من الدواب کلهن فاسق یقتلهن فی الحرم : الغراب (وفی روایة لمسلم الغراب الابقع) والحدأة والعقرب والفأرة والکلب العقور (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ما یقتل المحرم من الدواب جزء ۳ ص ۱۷ وصحیح مسلم کتاب الحج باب ما یندب للمحرم وغیرہ قتله من الدواب فی الحل والحرم جزء اول ص ۴۹۳)

[2] سأل رجل ابن عمر ما یقتل الرجل من الدواب وهو محرم قال حدثتنی احدی نسوة النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه کان یأمر بقتل الکلب العقور..... والحیة (صحیح مسلم کتاب الحج باب ما یندب للمحرم وغیرہ قتله من الدواب فی الحل والحرم جزء اول ص ۴۹۴)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقتل المحرم السبع العادی..... (رواہ الترمذی عن ابی سعید وحسنه جزء اول ص ۲۶۱)

⑦ حجِّ اِفراد کرنے والا اگر میقات پر احرام باندھ کر کِسی مجبوری سے سیدھا مِنٰی یا عرفات پہنچ جائے تو کوئی حرج نہیں[1]

اگر کسی مجبوری سے دیر ہو جائے تو اگر یومِ عرفہ یا شب یوم النَّحر کو عرفات میں قیام کر لے اور مزدلفہ میں امام کے ساتھ نمازِ فجر میں شریک ہو جائے تو اس کا حج ہو جائے گا۔[1]

---

[1] عن عروة قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المزدلفة حین خرج الی الصلوٰة فقلت یا رسول اللہ انی جئت من جبل طی اکللت راحلتی واتعبت نفسی واللہ ما ترکت من جبل الا وقفت علیہ فھل لی من حج فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شھد صلوٰتنا ھذہ ووقف معنا حتی یدفع وقد وقف بعرفة قبل ذلک لیلا او نھارا فقد تم حجہ وقضی تفثہ، (رواہ الترمذی وصححہ کتاب الحج باب ما جاء من ادرک الامام بجمع فقد ادرک الحج جزء اول ص۱۷۷)

⑧ حالتِ احرام میں اگر عورتوں کے سامنے مرد آجائیں تو عورتیں اپنے چہروں پر چادر لٹکالیں[1]۔

⑨ احرام کی تمام پابندیوں سے قربانی کے بعد آزادی مل جاتی ہے[2]

---

[1] عن اسماء بنت ابی بکر قالت کنا نغطی وجوھنا من الرجال وکنا نمتشط قبل ذلک فی الاحرام (رواہ الحاکم وسندہ صحیح۔ المستدرک کتاب المناسک باب تغطیۃ الوجہ للمحرمۃ جزء اول ص۴۵۴ ورواہ ابن خزیمۃ وسندہ صحیح۔ ۴/۲۰۳)

[2] اِن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یحل حتی بلغ الھدی محلہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الذبح قبل الحلق جزء ۲ ص۲۱۳ وصحیح مسلم کتاب الحج باب فی نسخ التحلل من الاحرام جزء اول ص۵۱۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا اُحل حتی انحر (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من لبد راسہ عند الاحرام جزء ۲ ص۲۱۳ وصحیح مسلم کتاب الحج باب بیان ان القارن لایتحلل الافی وقت تحلل الحاج المفرد جزء اول ص۵۱۹)

⑩ حج افراد اور حج قران کا احرام مقررہ مہینے یعنی یکم شوال سے ۱۰؍ ذوالحجہ کی درمیانی مدت ہی میں باندھا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ نہیں [1]

⑪ مندرجہ بالا مدت میں ۱۰؍ ذوالحجہ کی رات شامل ہے۔ دن شامل نہیں ہے [2]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ (البقرۃ ۱۹۷) عن ابن عمر اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ قال شوّال وذوالقعدۃ وعشر من ذی الحجۃ (دارقطنی کتاب الحج جلد ۲ ص۲۵۸۔ سندہ صحیح۔ فتح الباری جزء ۴ ص۱۹۴)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرک عرفۃ قبل ان یطلع الفجر فقد ادرک الحج (رواہ الترمذی فی ابواب تفسیر سورۃ البقرۃ وسندہ صحیح۔ جلد اول ص۳۳)

⑫ اگر یوم النحر کی شام ہو جائے اور طوافِ افاضہ کیلئے نہ جا سکے تو پھر اُسی طرح مُحرم ہو جائے گا جس طرح رمی سے پہلے تھا، احرام بھی پہننا ہو گا۔ احرام کی پابندیاں طوافِ افاضہ تک باقی رہیں گی[1]

طوافِ کعبہ

① اگر عورت اذیّتِ ماہانہ کی وجہ سے طواف افاضہ نہ کر سکے تو جب غسل کر کے پاک ہو جائے اُس وقت طواف کرے۔[2]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا انتم امسیتم قبل ان تطوفوا بھذا البیت عدتم حرما کھیئتکم قبل ان ترموا الجمرة حتی تطوفوا به (مسند احمد عن ام سلمةؓ۔ سندہ صحیح۔ مناسک الحج والعمرة للالبانی ص ۳۳)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (لعائشة) افعلی کما یفعل الحاج غیر ان لا تطوفی بالبیت حتی تطھری (صحیح بخاری کتاب المناسک باب تقضی الحائض المناسک کلھا الا الطواف جزر ۲ ص ۱۹۵)

② اگر عورت اذیتِ ماہانہ کی وجہ سے طوافِ وداع نہ کر سکے تو وہ بغیر طوافِ وداع کئے اپنے گھر جا سکتی ہے۔[1]

③ عمرہ کے طواف کے علاوہ دوسرے طوافوں میں عورتوں کو نقاب ڈالنی چاہیئے۔[2]

---

[1] عن عائشۃ رضؓ أنّ صفیۃ بنت حیی زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حاضت فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال أحابستنا ھی قالوا انھا قد أفاضت قال فلا اذًا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب اذا حاضت المرأۃ بعد ما أفاضت جزء ۲ ص ۲۳۴ وصحیح مسلم کتاب الحج باب وجوب طواف الوداع جزء اوّل ص ۴۲۵ واللفظ للبخاری)

[2] عن عائشۃ انھا کانت تطوف بالبیت وھی منتقبۃ (مصنف عبدالرزاق جزء ۵ ص ۲۵۔ رجالہ ثقات وسندہ صحیح)

④ طوافِ کعبہ نماز کے مثل ہے، البتہ اس میں بولنا جائز ہے لیکن صرف نیک بات کہے[1]۔ دورانِ طواف پانی پینا جائز ہے[2]

⑤ بیماری یا کسی اور عذر کی وجہ سے طواف سواری پر کیا جا سکتا ہے[3]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الطواف بالبیت مثل الصلوٰۃ الا انکم تتکلمون فمن تکلم فلا یتکلم الا بخیر (صحیح ابن خزیمۃ کتاب مناسک الحج باب الرخصۃ فی التکلم بالخیر فی الطواف جزء ۴ ص۲۲۲ وسندہ صحیح۔ مناسک الحج للالبانی ص۲۲ وابن خزیمۃ $\frac{۴}{۲۲۲}$ والمستدرک $\frac{۱}{۴۵۹}$)

[2] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم شرب ماء فی الطواف (رواہ الحاکم کتاب الحج باب الحجر من البیت۔ سندہ صحیح۔ المستدرک جزء اول ص۴۶)

[3] عن ام سلمۃ قالت شکوت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اشتکی فقال طوفی من وراء الناس وانت راکبۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب المریض یطوف راکبا جزء ۲ ص۱۹)

⑥ اگر عورتیں کعبہ کے اندر جائیں تو مردوں کو باہر کر دیا جائے۔[1]

⑦ عورتیں کعبہ کا نفلی طواف رات کے وقت کریں۔ عورتوں کو مردوں کے ساتھ خلط ملط ہو کر طواف نہیں کرنا چاہیئے بلکہ اُن کے اور مردوں کے درمیان کوئی پردہ وغیرہ ہونا چاہیئے۔[1]

⑧ اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو طواف کرائے تو اُس کو اپنے جسم سے رسّی وغیرہ سے نہ باندھے بلکہ ہاتھ پکڑ کر طواف کرائے۔[2]

---

[1] کانت عائشۃ رضؓ تطوف حجرۃً من الرجال لاتخالطھم .... یخرجن متنکرات باللیل فیطفن مع الرجال ...... ولکنھن کنّ اذا دخلن البیت قمن حتی یدخلن واُخرج الرجال (رواہ البخاری تعلیقاً کتاب المناسک باب طواف النساء مع الرجال جزء ۲ ص ۱۸۷ ورواہ عبدالرزاق موصولاً فی کتاب الحج جزء ۵ ص ۶۷ وسندہٗ صحیح)

[2] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرّ وھو یطوف بالکعبۃ بانسان ربط یدہٗ الی انسان بسیر او بخیط او بشیء غیر ذلک فقطعہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ ثم قال قدہ بیدہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الکلام فی الطواف جزء ۲ ص ۱۸۸)

⑨ بیمار عورت طوافِ کعبہ کے بعد کی ۲ دو رکعتیں مسجدِ حرام کے باہر جا کر پڑھ سکتی ہے[1] للعه

---

[1] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ..... اراد الخروج ولم تکن ام سلمة طافت بالبیت وارادت الخروج فقال لها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت صلوٰۃ الصبح فطوفی علی بعیرک والناس یصلون ففعلت ذلک فلم تصل حتی خرجت (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من صلی رکعتی الطواف خارجًا من المسجد جزء ۲ صـ ۱۸۹)

للعه نوٹ :- طواف میں اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةَ اور سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھنے کی حدیث غیر محفوظ ہے (حواشی علامہ سندی علی ابن ماجۃ جلد ۲ صـ ۲۲۵) حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں اس کی سند ضعیف ہے (بلوغ الامانی جزء ۱۲ صـ ۶۹) رَبَّنَآ اٰتِنَا ..... کے علاوہ طواف کی تمام دعائیں سندًا ضعیف ہیں (نیل الاوطار جزء ۵ صـ ۴) بعض کتابوں میں ہر چکر کی علیحدہ علیحدہ دعائیں لکھی ہوئی ہیں یہ تمام دعائیں گھڑی ہوئی ہیں۔ ان کا پڑھنا بدعت ہے۔

کعبہ کو دیکھ کر "اَللّٰھُمَّ زِدْ ھٰذَا الْبَیْتَ تَشْرِیْفًا ....." پڑھنا ثابت نہیں، سند ضعیف ہے (نیل الاوطار جزء ۵ صـ ۳۱)

حج اور عمرہ کے علاوہ کعبہ کے متعلّق دوسرے مسائل

① کعبہ کے اندر اگر جائے تو بیٹھ کر حمد و ثنا کرے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھے پھر سامنے والی دیوار کی طرف مائل ہو اور اُس پر سینہ، رخسار اور دونوں ہاتھ رکھے، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور دُعا مانگے۔ پھر باقی تمام دیواروں کے ساتھ بھی ایسا ہی کرے[1]۔

② ملتزم (یعنی باب کعبہ اور حجرِ اسود کے درمیانی حصّہ) سے رخسار، دونوں ہاتھ اور سینہ چمٹائے[2] حجرِ اسود پر سجدہ کرے[3]۔

---

[1] عن اسامۃؓ قال دخلت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیت فجلس وحمد اللہ و اثنی علیہ وکبر وهلل ثم مال الی ما بین یدیہ من البیت فوضع صدرہ علیہ وخدہ ویدیہ ثم کبر و هلل ودعا فعل ذلك بالارکان کلها (نسائی کتاب الحج باب وضع الصدر علی ما استقبل من دبر الکعبۃ جزء ۲ ص ۲۸ ۔ رجالہ رجال الصحیح ۔ نیل ۵/۴۲ ۔ سندہ صحیح)

[2] قام عبد اللہ بن عمروؓ بین الحجر والباب وألصق صدرہ ویدیہ وخدہ الیہ ثم قال هکذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع (مصنف عبد الرزاق کتاب الحج جزء ۵ ص ۷۵ ۔ حسنہ الالبانی ۔ مناسك الحج للالبانی ص ۲۱)

[3] قبل النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحجر وسجد علیہ (رواہ الحاکم وسندہ صحیح المستدرك جزء اول ص ۴۵۵)

③ کعبہ کے اندر نماز پڑھے[1]

④ اگر کعبہ کے اندر نماز نہ پڑھ سکے تو حطیم میں نماز پڑھے کیونکہ حطیم کعبہ ہی کا جزء ہے[2]

عورت اور سفر

① عورت بغیر مَحْرَم کے سفر نہ کرے[3] اور حج بھی نہ کرے[4]

---

[1] عن بلال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی فیہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الصلاۃ فی الکعبۃ جزء ۲ صفحہ ۱۸۴)

[2] عن عائشۃ قالت کنت احب ان ادخل البیت فاصلی فیہ فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی فادخلنی الحجر وقال صلی فی الحجر ان اردت دخول البیت فانما ھو قطعۃ من البیت (ترمذی کتاب الحج باب ماجاء فی الصلوٰۃ فی الحجر جزء اول صفحہ ۲۷۱ ۔ صحح الترمذی)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتسافر المرأۃ الا مع ذی محرم (صحیح بخاری کتاب المناسک باب حج النساء جزء ۳ صفحہ ۲۴)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتحجن امرأۃ الا ومعھا ذو محرم (دارقطنی کتاب الحج جزء ۲ صفحہ ۲۵۷ ۔ صححہ ابوعوانۃ ۔ نیل الاوطار جزء ۴ صفحہ ۲۴۶)

سعی

① حجِ قِران کرنے والا، صَفا و مَروَہ کی سعی دوبارہ نہ کرے (عمرہ کی سعی حج کے لئے کافی ہے)[1]

تلبیہ {یعنی لبّیک کہنا}

اگر راستہ میں کسی خطرہ یا بیماری کی وجہ سے رُک جانے اور مکّہ معظّمہ تک نہ پہنچنے کا اندیشہ ہو تو تلبیہ کی ابتداء، اِن الفاظ سے کرے:-

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ وَمَحِلِّیْ
مِنَ الْاَرْضِ حَیْثُ تَحْبِسُنِیْ[2]

---

[1] قالت عائشہؓ واما الذین جمعوا بین الحج والعمرۃ طافوا طوافاً واحداً (صحیح بخاری کتاب المناسک باب طواف القارن جزء ۲ صـ۱۹۲) قرن الحج والعمرۃ فطاف بھما طوافاً واحداً (رواہ الترمذی وحسنہ باب ما جاء ان القارن یطوف طوافاً واحداً جزء اول صـ۲۹۱)

[2] ان ضباعۃ بنت الزبیرؓ اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی ارید الحج افاشترط قال نعم قالت کیف اقول قال قولی لبیک ..... الخ (رواہ الترمذی و صحح، کتاب الحج باب ما جاء فی الاشتراط فی الحج جزء اول صـ۲۸۹)

{ میں حاضر ہوں ، اے اللہ میں حاضر ہوں میرے احرام اتارنے کی جگہ وہی ہے جہاں تو مجھے روک دے }

کعبہ تک نہ پہنچ سکنا

اگر کسی وجہ سے راستہ میں کسی مقام پر رُکنا پڑے اور کعبہ تک پہنچنے کا امکان باقی نہ رہے تو اسی مقام پر قربانی کر کے سَر منڈوا دے یا بال کتروا دے اور احرام اتار دے [1]

---

[1] عن عبداللہ بن عمرؓ قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم معتمرین فحال کفار قریش دون البیت فنحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدنہ وحلق رأسہ وعن المسورؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحر قبل ان یحلق (صحیح بخاری کتاب المناسک باب النحر قبل الحلق فی الحصر جزء ۳ ص ۱۱ و ص ۱۲)

آبِ زمزم

آبِ زمزم کو گھر لے جا سکتا ہے[1] آبِ زمزم کو جس مقصد کے لئے چاہے پیئے[2] آبِ زمزم سر پر بھی ڈالے[3]

---

[1] عن عائشة انها كانت تحمل من ماء زمزم وتخبر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم كان يحمله (رواه الترمذی وحسنه كتاب الحج باب (خالی) جزء اول ص۲۹۵ - صحیح الحاکم نیل الاوطار جزء ۵ ص۷۴)

[2] قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ماء زمزم لما شرب له (رواه الدارقطنی عن ابن عباس فی کتاب الحج جزء ۲ ص۲۸۴ - سنده صحیح - مناسک الحج للالبانی ص۲۳)

[3] ان النبی صلی الله علیه وسلم رمل ..... وصلی رکعتین ثم عاد الی الحجر ثم ذهب الی زمزم فشرب منها وصب علی رأسه (مسند احمد عن جابر - سنده جید - بلوغ الامانی جزء ۱۲ ص۴۲)

قیامِ منیٰ اور رمی یعنی کنکریاں مارنا

① ایامِ تشریق کی راتیں منیٰ میں گذارنا ضروری ہے، البتہ جو شخص بارہ ۱۲ تاریخ کو کنکریاں مارنے کے بعد چلا جائے اُسے تیرھویں تاریخ کی رات منیٰ میں گذارنا ضروری نہیں ہے[1]

② آبِ زمزم پلانے والے ان راتوں میں مکہ معظمہ میں رہ سکتے ہیں[1]

---

[1] ان العباس استأذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبیت بمکۃ لیالی منیٰ من اجل سقایتہ فاذن لہ (صحیح بخاری کتاب المناسك باب ھل یبیت اھل السقایۃ او غیرھم بمکۃ لیالی منیٰ جزء ۲ ص۲۱۷ وصحیح مسلم کتاب الحج باب وجوب المبیت بمنی لیالی التشریق جزء اول ص۴۲۹) قال اللہ تبارك وتعالیٰ: فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ (البقرۃ - ۲۰۳)

③ اُونٹوں کے چرواہوں کو اجازت ہے کہ وہ ایامِ تشریق کی راتیں منٰی میں نہ گزاریں[1]

④ اُونٹوں کے چرواہے اگر منٰی میں ایامِ تشریق کی راتیں نہ گزاریں تو اُنہیں اجازت ہے کہ وہ دس ۱۰ ذی الحجہ کو کنکریاں ماریں، پھر گیارہ ۱۱ یا بارہ ۱۲ ذی الحجہ کو دو ۲ دن کی کنکریاں اِکھٹی ماریں[2]

---

[1] رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرعاء الابل فی البیتوتۃ (رواہ الترمذی وصححہ، کتاب الحج باب ماجاء فی الرخصۃ للرعاء ان یرموا یوما ویدعوا یوما جزء اول ص ۲۹۳)

[2] رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرعاء الابل فی البیتوتۃ ان یرموا یوم النحر ثم یجمعوا رمی یومین بعد یوم النحر فیرمونہ فی احدھما (رواہ الترمذی وصححہ، کتاب الحج باب ماجاء فی الرخصۃ للرعاء ان یرموا یوما جزء اول ص ۲۹۳)

⑤ ١٠ ذی الحجہ کے ارکانِ حج میں سے اگر نادانستہ کوئی عمل آگے پیچھے ہو جائے تو کوئی حرج نہیں [1]

⑥ عورتیں اور بچے رات ہی کو مزدلفہ کا وقوف کر کے رات ہی کو جمرۂ عقبہ جا سکتے ہیں اور رات ہی کو جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مار سکتے ہیں [2]

---

[1] قال رجل لم اشعر فحلقت قبل ان اذبح قال اذبح ولا حرج فجاء آخر فقال لم اشعر فنحرت قبل ان ارمی قال ارم ولا حرج فما سئل یومئذ عن شئ قدم ولا اخر الا قال (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) افعل ولا حرج (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الفتیا علی الدابۃ عند الجمرۃ جزء ٢ ص ٢١٥ وصحیح مسلم کتاب الحج باب من حلق قبل النحر جزء اول ص ٥٤٦)

[2] کان ابن عمر یقدم ضعفۃ اھلہ . . . . وکان ابن عمر یقول ارخص فی اولئک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من قدم ضعفۃ اھلہ بلیل جزء ٢ ص ٢٠٢ وصحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب تقدیم دفع الضعفۃ جزء اول ص ٥٤٢) رمت اسماء الجمرۃ ثم رجعت فصلت الصبح فی منزلھا . . . . قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذن للظعن (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من قدم ضعفۃ اھلہ بلیل ص ٢٠٣/٢ وصحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب تقدیم دفع الضعفۃ جزء اول ص ٥٤٢)

قربانی

① جو شخص قربانی کا جانور ساتھ لے کر جائے وہ میقات پر اُس کی گردن میں، اُون کا پٹّہ ڈال دے پھر اس کی گردن میں دو جوتیاں لٹکا دے (تاکہ لوگ سمجھ لیں کہ قربانی کا جانور ہے) اور اِشعار کرے[1] یعنی کوہان والے جانور کے کوہان کی داہنی جانب سے کچھ خون نکال دے[2] پھر خون پونچھ ڈالے[3]

---

[1] حتی اذا کانوا بذی الحلیفۃ قلد النبی صلی اللہ علیہ وسلم الھدی واشعر (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من اشعر وقلد بذی الحلیفۃ جزء ۲ ص ۲۰۷) عن ام المؤمنین قالت فتلت قلائدھا من عھن کان عندی (صحیح بخاری کتاب المناسک باب القلائد من العھن جزء ۲ ص ۲۰۸ و صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب بعث الھدی الی الحرم جزء اول ص ۵۵۲) وقلدھا نعلین (صحیح مسلم کتاب الحج باب تقلید الھدی واشعارہ جزء اول ص ۵۲۵)

نوٹ: جانور کی گردن میں جوتیاں لٹکانا اس بات کی علامت ہے کہ وہ قربانی کا جانور ہے، اس طرح وہ جانور لوٹ مار سے بچ جاتا ہے۔

[2] فاشعرھا فی صفحۃ سنامھا الایمن وسلت الدم (صحیح مسلم کتاب الحج باب تقلید الھدی واشعارہ جزء اول ص ۵۲۵)

[3] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلد نعلین واشعر الھدی فی الشق الایمن بذی الحلیفۃ واماط عنہ الدم (رواہ الترمذی وصححہ، کتاب الحج باب ما جاء فی اشعار البدن جزء اول ص ۲۸)

② ضرورتاً قربانی کے جانور پر سوار ہونا جائز ہے[1]

③ قربانی کا جانور اگر راستہ میں رُک جائے اور چل نہ سکے تو اُس کو راستہ ہی میں ذبح کر دے، پھر اُسکی جُوتی کے تلے کو خون سے تر کر کے اُس کے جسم پر لگائے (تاکہ گذرنے والے اُسے قربانی سمجھ کر کھا سکیں) البتّہ قربانی کرنے والا اور اُس کے ساتھ والے اس جانور کا گوشت نہ کھائیں[2]

نوٹ :۔ جانور کی جوتی سے مُراد وہ جوتی ہے جو اس کے گلے میں لٹکی ہوئی ہو۔

---

[1] ان النبی اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم رأی رجلا یسوق بدنۃ قال ارکبہا قال انہا بدنۃ قال ارکبہا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب تقلید النعل جزء ۲ ص ۲۰۵ وصحیح مسلم کتاب الحج باب جواز رکوب البدنۃ المھداۃ جزء اول ص ۵۵۳) قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ارکبہا بالمعروف اذا الجئت الیہا حتی تجد ظہراً (صحیح مسلم کتاب الحج باب رکوب البدنۃ المھداۃ جزء اول ص ۵۵۴)

[2] قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان عطب منہا شیء فخشیت علیہ موتا فانحرہا ثم اغمس نعلہا فی دمہا ثم اضرب بہ صفحتہا ولا تطعمہا انت ولا احد من اہل رفقتک (صحیح مسلم کتاب الحج باب ما یفعل بالھدی اذا عطب جزء اول ص ۵۵۴)

④ حج تمتّع کرنے والے کو اگر جانور میسّر نہ ہو تو دس ۱۰ روزے رکھے، تین روزے ایّامِ حج میں یعنی ۱۱ر، ۱۲ر، اور ۱۳ر ذی الحجہ کو، باقی سات روزے گھر پہنچ کر رکھے[۱]

نوٹ:- ۱۱ر، ۱۲ر اور ۱۳ر ذی الحجہ کو روزے رکھنا صرف اِسی صورت میں جائز ہے، اگر یہ صورت نہ ہو تو ان تاریخوں کے روزے رکھنا حرام ہے[۲]

---

[۱] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ (البقرۃ - ۱۹۶)

[۲] لم یرخص فی ایام التشریق ان یُصمن الا لمن لم یجد الهدی (صحیح بخاری کتاب الصوم باب صیام ایام التشریق جزء ۳ ص ۵۶)

⑤ قربانی کے لئے جانور مکّہ معظمہ بھیج سکتے ہیں، ایسے جانور کے گلے میں گھر ہی پر پٹّہ ڈال دے اور گھر ہی میں اِشعار کر دے، جانور بھیجنے والے پر کسی قِسم کی پابندی عائد نہیں ہوگی[1]

⑥ اگر حج یا عُمرہ کرنے والا قربانی کرنے سے پہلے سَر مُنڈوانے پر مجبور ہو جائے تو سَر منڈوا کر کفّارہ ادا کرے یعنی تین ۳ روزے رکھے یا تین صَاع غلّہ چھ ۶ مساکین میں برابر برابر تقسیم کرے یا ایک بکری کی قربانی کرے[2]

---

[1] عن عائشةؓ قالت فتلت قلائد بدن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدیّ ثم قلّدها و اشعرها و اهداها فما حرم علیه شیء کان اُحلّ له (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من اشعر و قلد بذی الحلیفة جزء ۲ ص ۲۰۷ و صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب بعث الهدی الی الحرم جزء اول ص ۵۵۲)

[2] عن کعب امره رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یطعم فرقا بین ستة (وفی روایة لکل مسکین نصف صاع) او یهدی شاة او یصوم ثلاثة ایام (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الاطعام فی الفدیة نصف صاع و باب النسک شاة جزء ۳ ص ۱۳ و صحیح مسلم کتاب الحج باب جواز حلق الرأس للمحرم جزء اول ص ۴۹۶ واللفظ للبخاری)

حجِ بَدَل وغیرہ

① جو شخص خود حج کرنے کے قابل نہ ہو وہ دوسرے سے حج کرا سکتا ہے[1] اور عمرہ بھی کرا سکتا ہے[2]

② اگر کسی نے حج کرنے کی نذر مانی ہو اور وہ نذر پوری کرنے سے پہلے مر جائے تو اُس کی اولاد کو وہ نذر پوری کرنی چاہیئے[3]

---

[1] قالت امرأة یا رسول اللہ ان فریضة اللہ علی عبادہ ادرکت ابی شیخا کبیرا لایستطیع ان یستوی علی الراحلة فهل یقضی عنه ان أحج عنه قال نعم (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الحج عمن لایستطیع الثبوت علی الراحلة جزء ۳ ص۲۳ و صحیح مسلم کتاب الحج باب الحج عن العاجز جزء اول ص۵۶۱)

[2] عن ابی رزین انه اتی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال یا رسول اللہ ان ابی شیخ کبیر لایستطیع الحج ولا العمرة ولا الظعن قال حج عن ابیك واعتمر (رواہ الترمذی وصححه فی کتاب الحج باب ماجاء فی الحج عن الشیخ الکبیر جزء اول ص۲۸۶)

[3] ان امرأة جاءت الی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقالت ان امی نذرت ان تحج فلم تحج حتی ماتت أفأحج عنها قال نعم حجی عنها (صحیح بخاری کتاب المناسك باب الحج والنذور عن المیت جزء ۳ ص۲۳)

(۳) میّت کی طرف سے حج کیا جا سکتا ہے۔[1]

(۴) حجِ بدل صرف وہی کر سکتا ہے جو اپنا حج پہلے کر چکا ہو۔[2]

---

[1] قالت (امرأة) انی تصدقت علی امی بجاریة وانها ماتت . . . . قالت انها لم تحج قط أفأحج عنها قال حجی عنها (صحیح مسلم کتاب الصیام باب قضاء الصیام عن المیّت جزء اول صـ۴۶۴)

[2] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمع رجلا یقول لبیك عن شبرمة قال من شبرمة قال اخ لی او قریب لی قال حججت عن نفسك قال لا قال حج عن نفسك ثم حج عن شبرمة (ابوداؤد کتاب الحج باب الرجل یحج عن غیرہ جزء اول صـ۲۵۹ وسندہ صحیح - نیل الاوطار $\frac{۴}{۲۴۸}$)

⑤ بچہ کو بھی حج کرا سکتے ہیں، ثواب حج کرانے والے کو ملے گا[1]۔ عاقل ہونے کے بعد اسے پھر حج کرنا ہوگا[2]

⑥ اگر کسی وجہ سے حج سے پہلے عمرہ نہ کرسکے تو حج کے بعد کرلے[3]۔ اس عمرہ کا احرام تنعیم سے باندھے[4]

---

[1] عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقی رکبا بالروحاء فقال من القوم قالوا المسلمون فقالوا من انت قال رسول اللہ فرفعت الیہ امرآۃ صبیا فقالت ألھذا حج قال نعم ولك اجر (صحیح مسلم کتاب الحج باب صحۃ حج الصبی جزء اول ص۵۶۱)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا عقل فعلیہ حجۃ اخری (رواہ الحاکم و سندہ صحیح۔ المستدرك جزء اول ص۴۸۱)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تابعوا بین الحج والعمرۃ (رواہ الترمذی و صححہ فی کتاب الحج باب ما جاء فی ثواب الحج والعمرۃ جزء اول ص۲۵۲)

[4] عن عبد الرحمن ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرہ ان یردف عائشۃ ویعمرھا من التنعیم (صحیح بخاری کتاب المناسك باب عمرۃ التنعیم جزء ۳ ص۴)

اذیّتِ ماہانہ اور نفاس

① جو عورت اذیّتِ ماہانہ میں ہو وہ عُمرہ نہ کرے، اُسے چاہیئے کہ سر کھول دے، کنگھی کرے پھر نہائے اور حج کا احرام باندھ لے، مناسکِ حج میں سے سوائے طواف کے تمام مناسک ادا کرے، جب اذیّتِ ماہانہ سے پاک ہو جائے اور غسل کر لے تو طواف کرے[1]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انقضی رأسك وامتشطی واھلی بالحج ودعی العمرة ففعلت (صحیح بخاری کتاب المناسك باب کیف تھل الحائض والنفساء جزء ۲ ص ۱۷۲ و صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وجوہ الاحرام جزء اول ص ۵۰۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذا امر کتبہ اللہ علے بنات آدم فاغتسلی ثم اھلی بالحج (صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وجوہ الاحرام جزء اول ص ۵۰۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افعلی کما یفعل الحاج غیر ان لا تطوفی بالبیت حتی تطھری (وروایۃ لمسلم حتیٰ تغتسلی) (صحیح بخاری کتاب المناسك باب تقضی الحائض مناسك کلھا الا الطواف جزء ۲ ص ۱۹۵ و صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وجوہ الاحرام جزء اول ص ۵۰۳)

② اگر کِسی عورت نے اذیتِ ماہانہ کی وجہ سے عُمرہ نہ کیا ہو تو وہ حج کے بعد تنعیم جائے، وہاں احرام باندھے اور پھر عُمرہ کرے[1]

③ اگر عورت حالتِ نفاس میں ہو تو نہائے، اور لنگوٹ باندھ کر حج کا احرام باندھ لے[2]

---

[1] عن عائشة قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ودعی العمرة ففعلت فلما قضینا الحج ارسلنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مع عبدالرحمٰن بن ابی بکر الی التنعیم فاعتمرت (صحیح بخاری کتاب المناسک باب کیف تہل الحائض جزء ۲ ص۱۴۲ وصحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وجوہ الاحرام جزء اول ص۵۰۱)

[2] نفست اسماء بنت عمیس بمحمد ابن ابی بکر بالشجرة فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابابکر یأمرھا ان تغتسل وتہل (صحیح مسلم کتاب الحج باب احرام النفساء جزء اول ص۵۰۱) وفی روایة قال اغتسلی واستثفری بثوب وأحرمی (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اوّل ص۵۱۰)

قیامِ عرفات

عرفہ کے دن بالوں کا پراگندہ اور غبار آلود ہونا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے[1]

حاجی کو عرفات میں عرفہ یعنی ۹ ذی الحجہ کا روزہ نہیں رکھنا چاہیئے[2]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل لیباھی الملائکۃ باھل عرفات یقول: انظروا الی عبادی شُعثا غُبرا (رواہ احمد وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۱ ص ۸)

[2] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن صوم یوم عرفۃ بعرفۃ (ابوداؤد کتاب الصوم باب فی صوم عرفۃ بعرفۃ جزء اول ص ۳۳۸۔ سندہ صحیح۔ فتح الباری جزء ۵ ص ۱۴۲)

نوٹ:۔ عرفہ کے دن لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ ..... پڑھنے کے متعلق جو حدیث ہے وہ ضعیف ہے (نیل الاوطار جزء ۵ ص ۵۲)

حج اور تجارت

حج کے ایام میں تجارت کی جا سکتی ہے[۱]

---

[۱] قال اللہ تبارک وتعالےٰ :۔ لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّکُمْ (البقرۃ۔ ۱۹۸)

جماعتُ المسلمین کی مطبوعات

---

۱ - تفسیر قرآن عزیز (جزء اوّل)
۲ - توحید المسلمین
۳ - صلوٰۃ المسلمین
۴ - زکوٰۃ المسلمین
۵ - صوم المسلمین
۶ - حج المسلمین
۷ - منہاج المسلمین (دین اسلام کامل)
۸ - برہان المسلمین (حجیّت حدیث پر)
۹ - دَعَوَات المسلمین (مسنون دعائیں)
۱۰ - تاریخ الاسلام والمسلمین
(مآخذ قرآن مجید، صحیح بخاری و صحیح مسلم)
۱۱ - تفہیم اسلام بجواب دو اسلام
۱۲ - تلاش حق (تقلید پر)
۱۳ - التحقیق فی جواب التقلید
۱۴ - ذہن پرستی

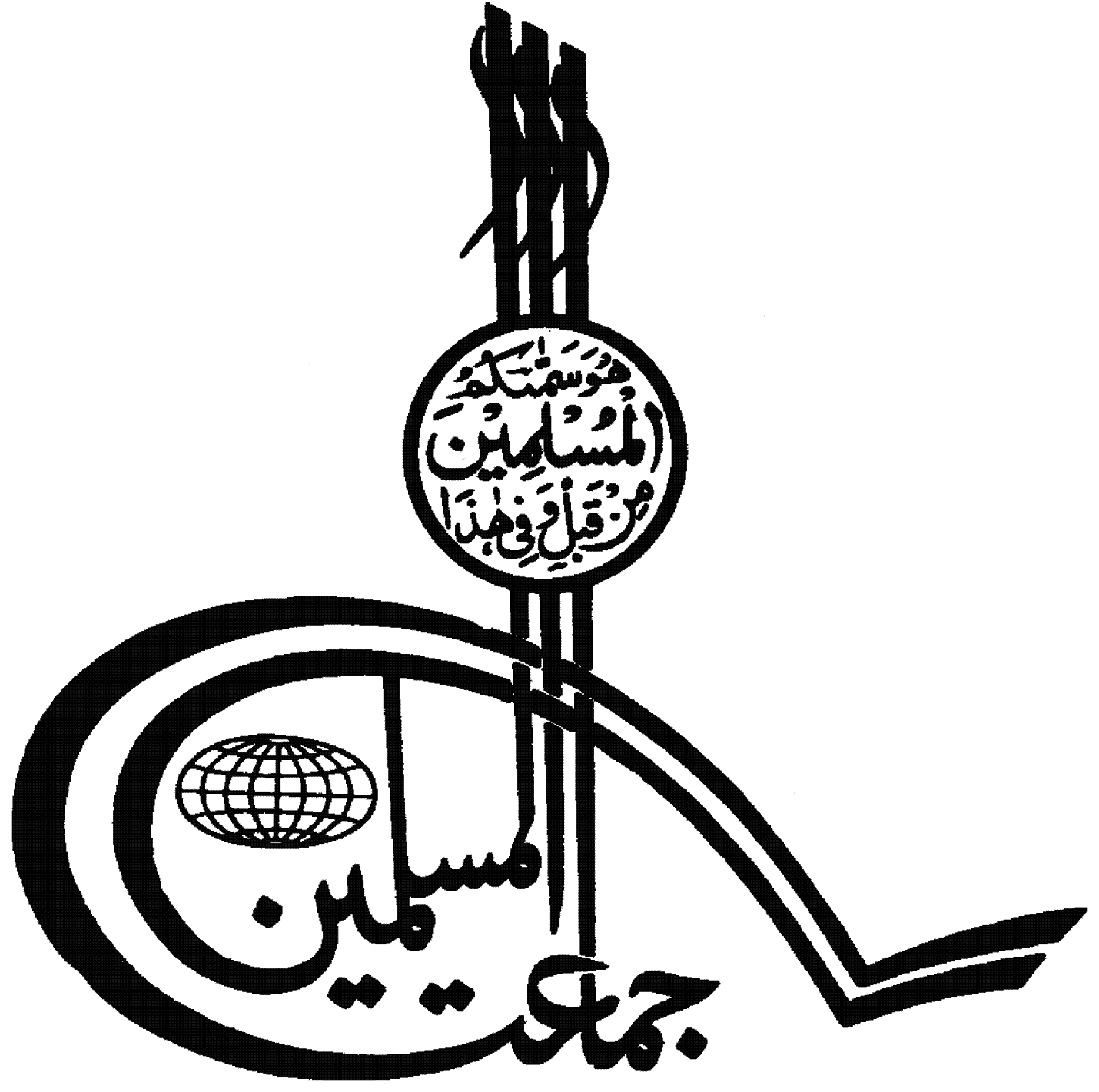
هو سمّٰكم المسلمين من قبل وفي هذا
جماعت المسلمين

هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا
جماعۃ المسلمین
اللہ تعالیٰ نے نزول قرآن سے پہلے بھی اور اس قرآن میں بھی تمہارا نام مسلم رکھا ہے

انتباہ

ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی کیماڑی والے سے جماعت المسلمین کا کوئی تعلق نہیں جماعت المسلمین ان کے بعض عقائد سے سخت بیزار ہے انہوں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی طرف بحران کو منسوب کر کے سخت گستاخی کی۔ ہے جماعت المسلمین رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شانِ اقدس میں ذرا سی گستاخی کو بھی کفر سمجھتی ہے۔

- —— کراچی میں جماعت المسلمین کا مرکز ہے۔
- —— کراچی میں جماعت المسلمین کی کوئی شاخ کسی بھی علاقہ یا محلّہ میں نہیں ہے

قارئینِ کرام ہوشیار رہیں۔

مسعود احمد

امیرِ جماعت المسلمین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جماعت المسلمین کی دعوت

ہمارا حاکم	صرف ایک	یعنی : اللہ تبارک و تعالےٰ	.. اللہ کے سوا کوئی نہیں
ہمارا امام	صرف ایک	یعنی : محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	.. فرقہ وارانہ امام نہیں
ہمارا دین	صرف ایک	یعنی : اللہ کا پسند کردہ دین اسلام	.. فرقہ وارانہ مذہب نہیں
ہمارا نام	صرف ایک	یعنی : اللہ کا رکھا ہوا نام مسلم	.. فرقہ وارانہ نام نہیں
بنیادِ محبت	صرف ایک	یعنی : اللہ تعالےٰ سے تعلق	.. دنیوی تعلقات نہیں
وجہِ افتخار	صرف ایک	یعنی : ایمان باللہ العظیم	.. وطن اور زبان نہیں

اگر آپ اس دعوت سے متفق ہیں تو ہمارے
ساتھ تعاون فرمائیں۔

پمفلٹ مفت طلب فرمائیں۔

جماعت المسلمین

مسجد المسلمین۔ کوثر نیازی کالونی۔
نارتھ ناظم آباد بلاک جی کراچی ۳۳

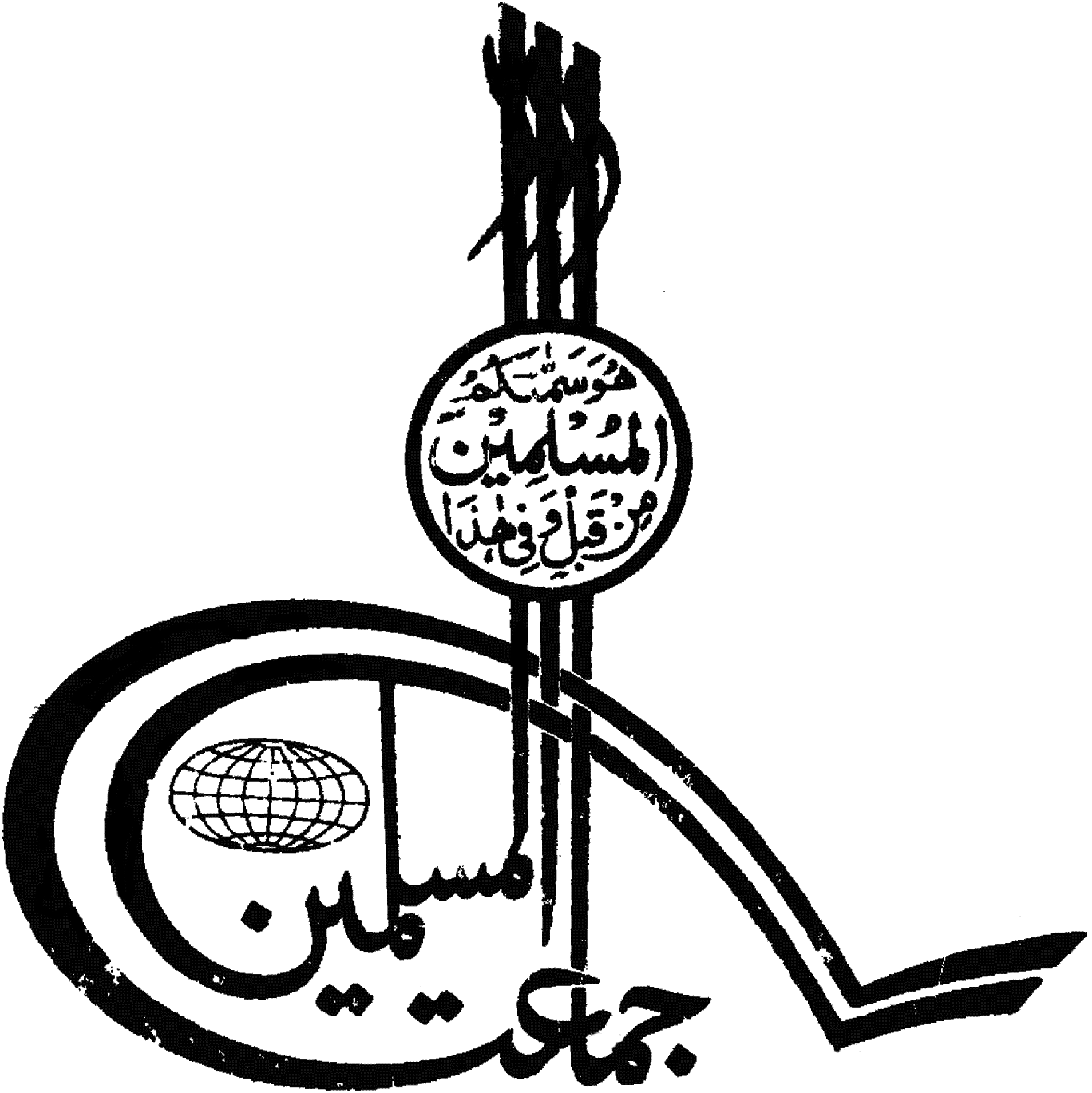
هُوَ سَمّٰكُمُ
الْمُسْلِمِيْنَ
مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا
جماعت المسلمین